Postal Reg.No:PB-0258/2002

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51 شمارہ : 19

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

24 صفر 1423 ہجری 8 ہجرت 1381 ہش 8 مئی 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 4 اپریل 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور پر نور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'کبریائی' کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

مالک ایک ایسا لفظ ھے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ھوجاتے ھیں اور کامل طور پر اطلاق اس لفظ کا صرف خدا پر ھی آتا ھے کیونکہ کامل مالک وھی ھے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رہے کہ مالک ایک ایسا لفظ ہے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں اور کامل طور پر اطلاق اس لفظ کا صرف خدا پر ہی آتا ہے کیونکہ کامل مالک وہی ہے۔ جو شخص کسی کو اپنی جان وغیرہ کا مالک ٹھہراتا ہے تو وہ اقرار کرتا ہے کہ اپنی جان اور مال وغیرہ پر میرا کوئی حق نہیں اور میرا کچھ بھی نہیں سب مالک کا ہے اس صورت میں اپنے مالک کو یہ کہنا اس کے لئے ناجائز ہو جاتا ہے کہ فلاں مالی یا جانی معاملہ میں میرے ساتھ انصاف کر۔ کیونکہ انصاف حق کو چاہتا ہے اور وہ اپنے حقوق سے دست بردار ہو چکا ہے۔ اسی طرح انسان نے جو اپنے مالک حقیقی کے مقابل پر اپنا نام بندہ رکھا یا اور انا للّٰہ وانا الیہ راجعون (البقرہ آیت 157) کا اقرار کیا یعنی ہمارا مال، جان، بدن اولاد سب خدا کی ملک ہے تو اس اقرار کے بعد اس کا کوئی حق نہ رہا جس کا وہ خدا سے مطالبہ کرے اسی وجہ سے وہ لوگ جو درحقیقت عارف ہیں باوجود صدہا مجاہدات اور عبادات اور خیرات کے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کے رحم پر چھوڑتے ہیں اور اپنے اعمال کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتے اور کوئی دعویٰ نہیں کرتے کہ ہمارا کوئی حق ہے یا ہم کوئی حق بجالائے ہیں۔ کیونکہ درحقیقت نیک وہی ہے جس کی توفیق سے کوئی انسان نیکی کر سکتا ہے اور وہ صرف خدا ہے۔ پس انسان کسی اپنی ذاتی لیاقت اور ہنر کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے انصاف کا مطالبہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف کی رو سے خدا کے کام سب مالکانہ ہیں جس طرح کبھی وہ گناہ کی سزا دیتا ہے ایسا ہی وہ کبھی گناہ بخش بھی دیتا ہے۔ یعنی دونوں پہلوؤں پر اس کی قدرت نافذ ہے۔ جیسا کہ مقتضائے مالکیت ہونا چاہئے۔ اور اگر وہ ہمیشہ گناہ کی سزا دے تو پھر انسان کا کیا ٹھکانہ ہے۔ بلکہ اکثر وہ گناہ بخش دیتا ہے اور تنبیہ کی غرض سے کسی گناہ کی سزا بھی دیتا ہے۔ تا غافل انسان متنبہ ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جیسا کہ قرآن شریف میں یہ آیت ہے: مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ۔ (سورۃ الشوریٰ)

ترجمہ:- اور جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے پس تمہاری بداعمالی کے سبب سے ہے اور خدا بہت سے گناہ بخش دیتا ہے اور کسی گناہ کی سزا دیتا ہے۔ اور پھر اسی سورت میں یہ آیت بھی ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ (الشوریٰ)

یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور انکی بدیاں ان کو معاف کر دیتا ہے کسی کو یہ دھوکہ نہ لگے کہ قرآن شریف میں یہ آیت بھی ہے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (الزلزال) یعنی جو شخص ایک ذرہ بھی شرارت کریگا وہ اس کی سزا پائیگا۔ پس یاد رہے کہ اس میں اور دوسری آیات میں کچھ تناقض نہیں۔ کیونکہ اس شر سے وہ شر مراد ہے جس پر انسان اصرار کرے اور اس کے ارتکاب سے باز نہ آوے اور توبہ نہ کرے اسی غرض سے اس جگہ شر کا لفظ استعمال کیا ہے نہ ذنب کا تا معلوم ہو کہ اس جگہ کوئی شرارت کا فعل مراد ہے جس سے شریر آدمی باز آنا نہیں چاہتا۔ ورنہ سارا قرآن شریف اس بارہ میں بھرا پڑا ہے کہ ندامت اور توبہ اور ترک اصرار اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے اور نیز ان لوگوں سے پیار کرتا ہے کہ جو اس بات پر زور لگاتے ہیں کہ کسی طرح گناہ سے پاک ہو جائیں۔ غرض ہر ایک بدی کی سزا دینا خدا کے اخلاق عفو اور درگذر کے برخلاف ہے کیونکہ وہ مالک ہے نہ صرف ایک مجسٹریٹ کی طرح جیسا کہ اس نے قرآن شریف کی پہلی سورت میں ہی اپنا نام مالک رکھا ہے اور فرمایا کہ: مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

یعنی خدا جزا سزا دینے کا مالک ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی مالک مالک نہیں کہلا سکتا جب تک دونوں پہلوؤں پر اس کو اختیار نہ ہو یعنی چاہے تو پکڑے اور چاہے تو چھوڑ دے پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ یعنی عذاب تو میرا خاص صورتوں میں ہے جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں مگر میری رحمت ہر ایک چیز تک پہنچ رہی ہے۔ اور پھر سورۃ ال عمران میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھلائی ہے اور وہ یہ ہے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا یعنی اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش اور جو اپنے کاموں میں ہم حد سے گذر جاتے ہیں وہ بھی معاف فرما پس ظاہر ہے کہ اگر خدا گناہ بخشنے والا نہ ہوتا تو ایسی دعا ہرگز نہ سکھلاتا اور پھر سورۃ البقرہ کے آخر میں خدا تعالیٰ نے مندرجہ ذیل دعا سکھلائی ہے اور وہ یہ ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا (البقرہ)

یعنی اے ہمارے خدا نیک باتوں کے نہ کرنے کی وجہ سے ہمیں مت پکڑ جن کو ہم بھول گئے اور بوجہ نسیان ادا نہ کر سکے اور نہ ان بدکاموں پر ہم سے مؤاخذہ کر جن کا ارتکاب ہم نے عمداً نہیں کیا بلکہ سمجھ کی غلطی واقع ہو گئی اور ہم سے وہ بوجھ مت اٹھوا جس کو ہم اٹھا نہیں سکتے اور ہمیں معاف کر اور ہمارے گناہ بخش اور ہم پر رحم فرما۔ پس اس جگہ بھی خدا تعالیٰ نے یہی دعا سکھلائی ہے کہ ہم اس سے گناہوں کی معافی مانگیں۔ پھر سورہ آل عمران میں فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ (آل عمران) اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کا کام کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اور پھر اپنے ایسے حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور اس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اور اپنے گناہ پر اصرار نہ کریں ان کا خدا آمرزگار ہوگا اور گنہ بخش دے گا۔

پس ان تمام آیتوں سے ظاہر ہے کہ جیسے خدا انسان کا اس طور سے مالک ہے کہ اگر چاہے تو اس کے گناہ پر اس کو سزا دے۔ ایسا ہی اس طور سے بھی اس کا مالک ہے کہ اگر چاہے تو اس کا گناہ بخش دے کیونکہ ملکیت تبھی متحقق ہوتی ہے کہ جب مالک دونوں پہلوؤں پر قادر ہو۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۲۳ تا ۲۶)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

ایک اعتراض یہ بھی!

اخبار بدر کی گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں بعض فقہی مسائل کے تعلق سے ہم نماز تہجد کے متعلق قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کا ذکر کر چکے ہیں اسی مضمون کے تسلسل میں آج ہم اس امر پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فرض نماز کے بعد باقاعدگی سے ہاتھ اٹھا کر دعا کی ہے؟ یہ بات اس لئے لکھنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ ان دنوں سوائے جماعت احمدیہ اور بعض چند لوگوں کے مسلمانوں کی اکثریت ہر فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر لمبی لمبی دعائیں مانگنے کے طریق کو باقاعدگی سے جاری رکھے ہوئے ہیں جس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ گویا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اور بعض ظاہر پرست ملاں جن کو دین کا علم تو کم ہی ہوتا ہے وہ نماز کے بعد دعا نہ مانگنے والوں کے متعلق اعتراضات کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں اور ان کے متعلق اپنی گفتگو میں ایسی طرز اپناتے ہیں جس سے یہ محسوس ہو کہ گویا ظاہر پرست ملاؤں کے مخالفین نے کوئی ایسا کام کر دیا ہے جو اسلام کی بنیادی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔

اب جہاں تک ہاتھ اٹھا کر ہر فرض نماز کے بعد دعا کرنے کا تعلق ہے تو ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ایسی کوئی صحیح حدیث نہیں ملتی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے خلفاء راشدین کے متعلق یہ ذکر ہو کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر باقاعدگی سے دعا مانگتے تھے۔ جہاں تک اس رواج کا تعلق ہے یہ کافی بعد کے دور میں اس وقت شروع ہوا جبکہ اسلام عرب ممالک سے باہر دیار عجم میں پھیلا اور چونکہ غیر عربی ممالک کے لوگ عربی زبان سے واقف نہیں ہوتے تھے اور نماز کے ترجمے سے آگاہ نہیں تھے اس لئے ممکن ہے کہ بعض بزرگوں نے نماز کے بعد باقاعدگی سے دعا مانگنے کا رواج ڈال دیا ہو، تاکہ نماز کے مفہوم کو نہ سمجھنے کی تشنگی کا حل کچھ ان دعاؤں کے نتیجے میں نکل سکے جو نماز پڑھنے والے نماز کے بعد اپنی زبان میں کریں۔

اب ظاہر ہے کہ یہ ہے تو بدعت اور اسلام میں پھیلنے والی بدعتوں کا مکمل خاتمہ چونکہ امام مہدی کے وجود سے ہونا تھا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرز کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سنت سے ثابت نہیں پسند نہیں فرمایا۔

اسی طرح نیم ملاؤں کے سکھانے پر عام مسلمانوں میں یہ بھی طریق رائج ہے کہ تمام نماز تو عربی میں پڑھتے ہیں لیکن خاص طور پر نیت نماز کو اپنی زبان میں دہراتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ مثال کے طور پر اگر عشاء کی چار رکعت فرض نماز پڑھنی ہو تو اس طرح بولتے ہیں۔

"چار رکعت نماز فرض، واسطے اللہ کے، وقت عشاء کا، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف
، پیچھے اس امام کے اللہ اکبر"

اور اگر سنت کی رکعت پڑھنی ہو تو نیت کی ادائیگی اس طرح کی جاتی ہے:

"دو رکعت نماز سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وقت عشاء کا، منہ میرا کعبہ شریف
کی طرف، پیچھے اس امام کے اللہ اکبر"

اب حقیقت یہ ہیکہ مذکورہ الفاظ جو ان دنوں عوام میں رائج ہیں اور باقاعدہ دینی مدارس میں سکھائے جاتے ہیں ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں کہیں بھی ذکر نہیں ملتا۔ گویا نماز کی شروعات ہی ایسے رنگ میں کی جاتی ہے جس کو ہم بدعت کہہ سکتے ہیں۔ اور حیرت یہ ہے کہ پھر ہم پر اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ ہم ان کی بدعتوں میں ان کے شریک کیوں نہیں۔ نیت وہ چیز ہیکہ جس کا تعلق انسان کے دل سے ہے اور دل سے جب کسی چیز کی نیت کی جاتی ہے تو اس موقع پر الفاظ کی ادائیگی ضروری نہیں ہوتی۔ اور یہ چیز انسان کی اپنی فطرت کے بھی خلاف ہے۔ ہاں یہ بات ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی متابعت میں نماز شروع کرتے وقت اس بات کا ذکر فرماتے تھے کہ آپ کی مکمل توجہ اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ خداوند عالم کیطرف ہو چکی ہے چنانچہ سورہ انعام کی اس آیت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا ثابت ہے جس میں لکھا ہے:

انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفاً وما انا من المشرکین

(سورۃ الانعام آیت نمبر ۸۰)

ترجمہ:: میں تو یقیناً اپنی توجہ کو اس کی طرف ہمیشہ مائل رہتے ہوئے پھیر چکا ہوں جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

اس تعلق میں مزید کچھ گفتگو انشاء اللہ آئندہ کسی شمارے میں۔ (منصور احمد)

معاصرین کی آراء

گجرات المیہ اور ہماری بے حسی!!

مذکورہ عنوان کے تحت روز نامہ انقلاب ممبئی 7 اپریل 2002 کا اداریہ من وعن پیش ہے

یہ بات، بار بار کہی جاچکی ہیکہ گجرات میں مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ ایک خاص منصوبے کے تحت ہوا۔ اس منصوبے کی تیاری کرنے، نیز اسے عملی جامہ پہنانے میں خود وزیر اعلیٰ نریندر مودی شریک تھے۔ گودھرا سانحے کو بہانہ بنا کر مسلمانوں کا قتل عام تو ہوا ہی لیکن جس انداز میں جلایا گیا اس کی مثال اس قدیم دور میں بھی نہیں ملتی جب انسان باقاعدہ وحشی ہوا کرتا تھا۔ اور تہذیب نام کی کوئی چیز وجود میں نہیں آئی تھی۔

وشوا ہندو پریشد اور بجرنگ دل وغیرہ کا مقصد ایک طرف اگر یہ تھا کہ گجرات میں مسلمانوں کی نسل کشی کا سلسلہ شروع ہو جائے تو دوسری طرف ملک کے دوسرے علاقوں میں رہنے بسنے والے مسلمانوں کو یہ جتلانا تھا کہ اگر انہوں نے خود کو اکثریتی فرقے کے رحم وکرم پر زندہ رہنے کی سنگھ پریوار والی تجویز (بنگلور 8 مارچ 2002) کو قبول نہ کی تو ان کا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے یا ہوگا۔ منظم اور مسلح حملہ آوروں کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کی معاشی کمر کو اس طرح توڑ کر رکھ دیا جائے کہ وہ آئندہ کبھی اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل نہ رہ جائیں۔ اسی لئے ان کی دوکانوں، ڈپارٹمنٹل، اسٹورز اور کارخانوں کو پہلے لوٹا اور پھر جلا کر خاک کر دیا گیا۔

بیشتر خاندانوں کا جانی اور مالی نقصان ہی نہیں ہوا بلکہ وہ بالکل تباہ و برباد ہو کر رہ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق 90 ہزار بالکل بے سہارا افراد ریلیف کیمپوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کیمپوں میں بھی مر رہے ہیں۔ جن مظلوموں کو ریلیف کیمپوں میں بھی پناہ نہیں مل سکی اور جو ادھر ادھر بھٹک رہے ہیں ان کی تعداد بھی یقیناً کم نہیں ہوگی۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں وزیر اعظم نے جس مالی امداد کا اعلان کیا ہے وہ اتنی کم ہے کہ اسے بقدر اشک بلبل بھی نہیں کہا جا سکتا۔

ان حالات میں ہمیں یہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ دوسروں کو تو خیر چھوڑئے خود مسلمانوں کو اپنی اجتماعی ذمہ داری کا کوئی احساس نہیں۔ دو چار مذہبی اور نیم سیاسی قسم کی مسلم تنظیمیں اپنے اپنے طور پر کچھ چندہ جمع کر رہی ہیں، چند مقامات سے کچھ امداد پہنچی ہے، کچھ لوگ انفرادی طور پر بھی اپنے اپنے رشتہ داروں کی مدد کر رہے ہیں لیکن یہ سب مسائل کا حل نہیں۔

ممبئی ملک کا معاشی دارالخلافہ ہے۔ یہاں مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے بڑے بڑے تاجروں اور صنعتی گھرانوں کی کمی نہیں۔ جن کے لئے دس بیس لاکھ نہیں بلکہ کروڑ دو کروڑ روپے بھی ان کی مجموعی دولت کا محض ایک چھوٹا سا حصہ ہیں۔ اس شہر میں مسلمانوں کے ایسے رہنماؤں کی بھی بہتات ہے جو آئے دن "قوم کے مخلص اور بے لوث خادم" ہونے کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں۔ پھر آخر کیا وجہ ہے کہ ممبئی میں کسی مرکزی ریلیف کمیٹی کا قیام عمل میں نہیں آسکا۔ اگر ایسی کمیٹی قائم ہوتی تو اس کے نمائندے گجرات جا کر جانی اور مالی نقصانات کا اندازہ لگانے کے بعد مظلومین باز آبادکاری سے متعلق کوئی لائحہ عمل تیار کر سکتے واضح رہے کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے بالترتیب ایک لاکھ اور پچاس ہزار کی مالی امداد کا اعلان کیا ہے۔ وہ کل ملا کر چند کروڑ سے آگے نہیں بڑھتی۔ ممبئی میں ایسے امیر وکبیر مسلمان موجود ہیں جن میں سے بیشتر اگر چاہیں تو محض اکیلے یہ رقم خرچ کر سکتے ہیں لیکن سب خاموش ہیں۔ سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا ہے۔ ہمارے ایک کرم فرما نے بتایا کہ جب وہ تین دنوں کے لئے گجرات گئے اور اپنی آنکھوں سے سارے روح فرسا مناظر دیکھے تو ان کی روح لرز اٹھی ممبئی واپس آکر جب انہوں نے متمول مسلمانوں سے اس مسئلے پر گفتگو کی تو تعاون کی بات کرنا تو کجا، الٹا یہ سمجھایا گیا کہ "آپ اس چکر میں مت پڑئے"

ہم ان شریف مسلمانوں کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ آج جو وقت گجرات کے مسلمانوں پر پڑا ہے وہ کل ان پر بھی پڑ سکتا ہے۔ ہم آج جس بے حسی، بے عملی اور خود غرضی کا اظہار کر رہے ہیں کل ہم خود اس کا شکار ہوں گے تو ہماری طرف کون آنکھ اٹھا کر دیکھے گا؟ 1992-93 کے ممبئی فسادات کے دوران ہم دیکھ چکے ہیں کہ بلوائیوں نے عالیشان عمارتوں میں رہنے والوں اور ان کے تجارتی مراکز کو بھی نہیں بخشا تھا۔ افسوس کہ ہم بہت جلد اس تلخ تجربے کو بھول گئے۔

ہم اپنے طبقۂ امراء سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنا بھی فرقہ پرستی ہے؟ کیا اس سے آپ کی حب الوطنی کو خطرہ لاحق ہو جائے گا؟ جن لوگوں نے اخباروں اور ٹی وی چینلوں کے ذریعے نریندر مودی حکومت کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی اور کر رہے ہیں ان میں بیشتر کا تعلق اکثریتی فرقے سے ہی ہے۔ ریلیف فنڈ جمع کرنے میں بھی سیکولر اکثریت یقیناً ہماری مدد کرتی ہے۔ اور اس سے آپسی میل جول بھی بڑھتا، لیکن بڑے سے بڑا سیکولر شخص بھی ان لوگوں کی کوئی مدد نہیں کر سکتا جن کے اپنے ضمیر مردہ ہو چکے ہوں۔

آخر میں یہ بھی عرض کر دیں کہ گجرات قتل عام کے نتیجے میں بے شمار چھوٹے چھوٹے بچوں کے علاوہ ایسے ہزاروں طالب علم بھی ہیں جو دسویں اور بارہویں پڑھ رہے تھے لیکن جو اچانک یتیم و یسیر ہو گئے۔ ہمارے پاس آندھرا اور کرناٹک کی طرح اسکول بھی ہیں اور کالج بھی۔ ہوسٹل بھی ہیں اور یتیم خانے بھی۔ لیکن اس محاذ پر بھی ہمیں صرف سناٹے کی گونج سنائی دے رہی ہے۔ اس سلسلے میں بھی ابھی تک کوئی ایسی کمیٹی تشکیل نہیں دی گئی جو ان بچوں کی تعلیمی باز آبادکاری کے سلسلے میں کوئی ٹھوس منصوبہ تیار کرتی اور اسے عملی جامہ پہنانے کے جتن کرتی اگر ہم ہزار دو ہزار بچوں کے مستقبل کو بھی از سر نو روشن بنا سکیں تو نہ صرف ان یتیموں کے حق میں بلکہ پوری قوم کے حق میں مثبت اور دور رس نتائج کا حامل ہوگا۔

قوم کے اکابرین سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ان مسائل پر سنجیدگی سے غور کریں اور کوئی ٹھوس منصوبہ تیار کریں۔ محض چیخنے چلانے اور اخباری بیان بازی سے نہ پہلے کوئی فائدہ ہوا ہے اور نہ ہی اب ہوگا۔ ☆☆

خطبہ جمعہ

خدا کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کو جنت میں چمکدار ستاروں کی طرح دکھائی دینے والے بالاخانے عطا کئے جائیں گے

دلوں کو باندھنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کرسکتا ہے

آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو

(آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور ان آیات کریمہ کے اہم مضامین کی ضروری تشریحات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۸ر مارچ ۲۰۰۲ء بمطابق ۸ر امان ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

یہ جو صفت عزیز پر خطبات کا سلسلہ جاری ہے آج بھی صفت عزیز پر ہی یہ سلسلہ آگے بڑھے گا۔

﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ. وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ لِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ. وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ . اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾(سورۃ الانفال: ۱۰۔۱۱)

اس کا ترجمہ یہ ہے: (یاد کرو) جب تم اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری التجا کو قبول کر لیا (اس وعدہ کے ساتھ) کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ اور اللہ نے اُسے (تمہارے لئے) محض ایک بشارت بنایا تھا اور اس لئے کہ تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں جبکہ کوئی مدد نہیں (آتی) مگر اللہ ہی کی طرف سے۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

اسلم ابو عمران التجیبی بیان کرتے ہیں کہ ہم رومیوں کے ایک شہر میں تھے۔ انہوں نے ہمارے سامنے رومیوں کا ایک بھاری لشکر لا کھڑا کیا۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کی طرف سے بھی اتنا ہی یا اس سے کسی قدر بڑا لشکر نکلا۔ اہل مصر کی سپہ سالاری عُقبہ بن عامر کر رہا تھا اور (مسلمانوں کی) باقی جماعت کی سپہ سالاری فُضالہ بن عُبید کر رہے تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے رومیوں کی صف پر جا حملہ کیا یہاں تک کہ ان کے اندر تک جا پہنچا۔ اس پر لوگ پکار اُٹھے سبحان اللہ یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ اس پر ابو ایوب انصاریؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے لوگو! تم اس آیت ﴿...... لاَ تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ کے یہ کیا معنی کرتے ہو حالانکہ یہ آیت تو ہم انصار کے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ جب اسلام کو غلبہ و تقویت نصیب ہوئی اور اس کے بکثرت مددگار پیدا ہو گئے تو ہم میں سے بعض، آنحضرتؐ کے علم میں لائے بغیر، ایک دوسرے کو خفیہ رنگ میں، یہ کہنے لگے کہ ہمارے اموال تو ضائع ہو گئے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا ہے اور اس کے مددگار بہت ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب اگر ہم اپنے اموال کی حفاظت میں لگے رہیں تو ان میں سے جو ضائع ہو گئے ہیں ان کو بچا سکتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر ہماری باتوں کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی تھی: ﴿وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾. کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ پس التھلکۃ یعنی ہلاکت سے مراد ہمارا اموال میں مشغول رہنا اور ان کی حفاظت میں لگے رہنا اور غزوات سے پہلو تہی کرنا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ خدا کی راہ میں جہاد کی حالت میں رہے یہاں تک کہ ارض روم میں ہی دفن ہوئے۔ (ترمذی کتاب التفسیر)

دوسری آیت سورۃ الانفال کی پچاسویں آیت ہے: ﴿اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ . وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾۔

(یاد کرو) جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے کہنے لگے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے حالانکہ جو بھی اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ یقیناً کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ (سورۃ الانفال: ۵۰)

ابو عثمان النَہدی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ آپؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اس امت کے بارے میں سب سے زیادہ خوف ہر ایسے منافق سے ہے جو زبان استعمال کرنے میں خوب مہارت رکھتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند العشرۃ المشرین بالجنہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان پھرتی ہے۔ کبھی اس ریوڑ میں چلی جاتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔ اور تجھے کچھ پتہ نہیں چلتا کہ وہ کونسے ریوڑ سے تعلق رکھتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابۃ)

حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن دینار سے مروی ہے کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بار ہم ایک غزوہ میں شامل تھے۔ سفیان کہتے ہیں کہ یہ غالباً غزوۂ بنی مصطلق تھا۔ اس دوران مہاجرین میں سے ایک شخص نے انصار میں سے کسی شخص کو کمر پر ضرب لگائی۔ مہاجر شخص نے آواز دی: اے مہاجرین! مدد کے لئے آؤ۔ اور انصاری نے آواز دی کہ اے انصار! مدد کے لئے آؤ۔

نبی کریم ﷺ نے سنا تو فرمایا: یہ کیا جاہلیت کی باتیں ہو رہی ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے انصار کے ایک شخص کی پشت پر مارا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان باتوں کو چھوڑ دو، یہ شریعت میں ناپسندیدہ ہیں۔

اس بات کو عبداللہ بن سلول نے سنا تو کہنے لگا: کیا ان لوگوں نے واقعی ایسا کیا ہے؟ خدا کی قسم جب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو سب سے معزز شخص سب سے ذلیل شخص کو ضرور مدینہ سے نکال دے گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر رہا ہے۔

عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ایک دوسرے صحابی سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے اُس (یعنی اپنے باپ) سے کہا: خدا کی قسم! تم اس وقت تک گھر نہیں لوٹ سکتے جب تک کہ یہ اقرار نہ کر لو کہ تم ذلیل ہو اور رسول اللہ ﷺ صاحب عزت ہیں۔

چنانچہ اُسے یہ اقرار کرنا پڑا۔(سنن ترمذی. کتاب التفسیر)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور ریاء سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے۔"(نور الحق. روحانی خزائن جلد ۸. صفحہ ۶۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:-

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ ریاکار اور خوشامدی منافق ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نفاق کو دُور کرنے آئے ہیں"۔(ملفوظات جلد پنجم. صفحہ ۱۰۸. جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے۔ بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے۔ اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو۔ صحابہ کرامؓ کو اس دورنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ رو رہے تھے تو حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو؟ کہا کہ اس لئے روتا ہوں کہ مجھ میں نفاق کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ جب میں پیغمبر ﷺ کے پاس ہوتا ہوں تو اس وقت دل نرم اور اس کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر جب اُن سے جدا ہوتا ہوں تو وہ حالت نہیں رہتی۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ حالت تو میری بھی ہے۔ پھر دونوں آنحضرت ﷺ کے پاس گئے اور کل ماجرا بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم منافق نہیں ہو۔ انسان کے دل میں قبض اور بسط ہوا کرتی ہے۔ جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔

تو اب دیکھو کہ صحابہ کرامؓ اس نفاق اور دورنگی سے کس قدر ڈرتے تھے۔ جب انسان جرأت اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے۔ دین کی ہتک ہوتی سنے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا اُن کو جواب نہ دے تب بھی منافق ہوتا ہے۔ اگر مومن کی سی غیرت اور استقامت نہ ہو تب بھی منافق ہوتا ہے جب تک انسان ہر حال میں خدا کو یاد نہ کرے تب تک نفاق سے خالی نہ ہوگا اور یہ حالت تم کو بذریعہ دعا حاصل ہوگی۔ ہمیشہ دعا کرو کہ خدا تعالیٰ اس سے بچاوے۔ جو انسان داخل سلسلہ ہو کر پھر بھی دورنگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس سلسلہ سے دُور رہتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے منافقوں کی جگہ اسفل السافلین رکھی ہے کیونکہ ان میں دورنگی ہوتی ہے اور کافروں میں یکرنگی ہوتی ہے۔"(ملفوظات جلد سوم. صفحہ ۴۵۵، ۴۵۶. جدید ایڈیشن)

سورۃ الانفال کی آیت ۶۴: ﴿وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۔لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۔اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (سورۃ الانفال:۶۴)

اور اس نے ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا۔ اگر تو وہ سب کچھ خرچ کر دیتا جو زمین میں ہے تب بھی تو ان کے دلوں کو آپس میں باندھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن یہ اللہ ہی ہے جس نے ان (کے دلوں) کو باہم باندھا۔ وہ یقیناً کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً خدا تعالیٰ کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کو جنت میں ملنے والے بالاخانے اس نہایت چمکدار ستارے کی طرح دکھائی دیں گے جو مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ یا شاید آپؐ نے فرمایا کہ مغرب سے طلوع ہوتا ہے۔ کہا جائے گا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواباً کہا جائے گا: یہ اللہ عزوجل کی خاطر باہم محبت کرنے والے ہیں۔(مسند احمد بن حنبل. باقی مسند المکثرین)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:-"یاد رکھو کہ الٰہی فضل کی بہت قسمیں ہیں، اکیلے پر وہ فضل نہیں ہوتا جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے۔ اس کی ایک مثال دنیا میں موجود ہے کہ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں اور وہ اس فضل کو حاصل کرنا چاہیں جو کہ اولاد کے رنگ میں ہوتا ہے تو وہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک دونوں نہ ملیں اور ان تمام آداب کو بجا نہ لاویں جو کہ حصول اولاد کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح ایک بھاری جماعت پر جو فضل الٰہی ہوتا ہے، وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہو سکتا۔ ایک گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو جب ہی ہوگا کہ اُسے مامائیں، خدمت گار اور سونے، پینے، کھانے، نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرہ اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب مہیا ہونے کی مقدرت ہو۔ ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ تو بادشاہت اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کر سکتے ہو۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہوگی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں نہ لگا رہے گا تو تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ کر سکو گے جو ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے۔ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۔ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ وحدت کی رُوح کو جو کہ صحابہ کرامؓ میں پھونکی گئی تھی اس کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تعبیر کیا ہے۔ اس وحدت کے پیدا ہونے کے لئے چاہئے کہ آپس میں صبر اور تحمل اور برداشت ہو۔ اگر یہ نہ ہوگا اور ذرا ذرا سی بات پر رُوٹھو گے تو اس کا نتیجہ آپس کی پھوٹ ہوگا۔"

(الحکم. ۱۷/جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید بیان فرماتے ہیں:-

"دیکھو دو کو ایک کرنا سخت سے سخت مشکل کام ہے تو پھر ہزاروں کا ایک راہ پر جمع کرنا اور ان میں وحدت اور اُلفت کا پیدا کر دینا خدا کے فضل کے سوا کہاں ممکن ہے۔ دیکھو تم خدا کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔ اس نعمت کی قدر کرو اور اس کی حقیقت پہچانو اور اخلاص اور اثبات کو اپنا شیوہ بناؤ۔"

(الحکم. ۱۴/جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے، اُس کا انجام اچھا نہیں۔ مَیں ایک کتاب بنانے والا ہوں۔ اس میں ایسے تمام لوگ الگ کر دیئے جائیں گے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ کسی بازیگر نے دس گز کی چھلانگ ماری ہے، دوسرا اس پر بحث کرنے بیٹھتا ہے اور اس طرح پر کینہ کا وجود پیدا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو! بغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی۔ وہ ضرور ہوگی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے: بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔ مَیں نے بتلایا ہے کہ مَیں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں، وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں جب تک عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔"(ملفوظات جلد اوّل. صفحہ ۳۳۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایسی کتاب تو کوئی نہیں لکھی جس میں نام بنام لوگوں کا ذکر ہو کہ یہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ مگر کشتی نوح میں جو تعلیم دی ہے وہ ایسی سخت ہے کہ ہر شخص جو سنتا ہے یہی سمجھتا ہے کہ مَیں بھی جماعت میں سے نہیں ہوں۔ کیونکہ وہ تعلیم

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
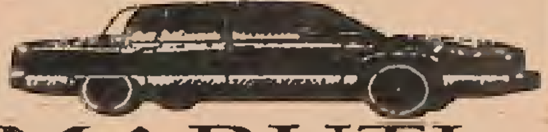
& MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

کا انتہائی اعلیٰ معیار ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ہمارے ہادی اکمل ﷺ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جان نثاریاں کیں۔ جلاوطن ہوئے، ظلم اٹھائے، طرح طرح کے مصائب اٹھائے، جانیں دے دیں لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جان نثار بنادیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع اُن کے دل میں پڑ چکی تھی۔ سو خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کرلیا جاوے، آپ ﷺ کی تعلیم، تزکیہ نفس، پیروؤں کو دنیا سے متنفر کرادینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خون بہادینا، اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔ سو یہ مقام حضرت (ﷺ) کے صحابہؓ کا ہے اور اُن میں جو آپس میں تالیف و محبت تھی اس کا نقشہ دو فقروں میں بیان کیا ہے: وَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ. لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ یعنی جو تالیف ان میں ہے، وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۵۴۔۵۵)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"کیا کوئی اس قوم کی نسبت خیال کرسکتا تھا کہ یہ قوم باہم متحد ہوگی اور خدا تعالیٰ سے ایسا قوی تعلق پیدا کریں گے کہ باوجودیکہ یہ فرعون سیرت ہیں لیکن اس کی اطاعت میں ایسے محو اور فنا ہوں گے کہ جان عزیز کو بھی اس کی راہ میں دیدیں گے۔ غور کرو کہ کیا یہ آسان امر تھا۔ آنحضرت ﷺ کی یہ عظیم الشان کامیابی ہے۔ ایک ایسی قوم میں ایسی محبت الٰہی کا پیدا کردینا کہ وہ مرنے کو تیار ہو جائیں، خود آپ کی اعلیٰ درجہ کی قوت قدسی کو ظاہر کرتا ہے۔"

(الحکم جلد ۹۔ نمبر ۲۹۔ بتاریخ ۱۷/اگست ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ہماری کوششیں تو بچوں کا کھیل ہیں۔ نہ لوگوں کے دلوں سے ہم وہ گند نکال سکتے ہیں جو آج کل دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ نہ کمال محبتِ الٰہی کا اُن کے اندر بھر سکتے ہیں۔ نہ ان کے درمیان باہمی کمال الفت پیدا کرسکتے ہیں جس سے وہ سب مثل ایک وجود کے ہو جائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ کو مخاطب کیا ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾۔ وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے اور مومنوں سے تیری تائید کی اور اُن کے دلوں میں ایسی اُلفت ڈالی کہ اگر تُو ساری زمین کے ذخیرے خرچ کرتا تو بھی ایسی اُلفت پیدا نہ کرسکتا۔ لیکن خدا نے ان میں یہ الفت پیدا کردی۔ وہ غالب اور حکمتوں والا خدا ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کرسکتا ہے۔ آئندہ بھی اسی پر توکل ہے۔ جو کام ہونے والا ہوتا ہے، اس میں خدا کے فضل کی رُوح پھونکی جاتی ہے جیسا کہ باغبان اپنے باغ کی آبپاشی کرتا ہے تو وہ تروتازہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے جو فرقے صرف اپنی تدبیر سے بنتے ہیں ان کے درمیان چند روز میں ہی تفرقے پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ برہمو تھوڑے دن تک ترقی کرتے کرتے آخر رُک گئے اور دن بدن نابود ہوتے جاتے ہیں کیونکہ اُن کی بنا صرف انسانی خیال پر ہے۔"

(بدر جلد ۱۔ نمبر ۲۰۔ بتاریخ ۱۷/اگست ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۲)

اب سورۃ الانفال کی ۶۸ویں آیت: ﴿مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ؕ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ۖۗ وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾ (سورۃ الانفال: ۶۸)

کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ زمین میں خونریز جنگ کئے بغیر قیدی بنائے۔ تم دنیا کی متاع چاہتے ہو جبکہ اللہ آخرت پسند کرتا ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے (صحابہؓ سے) فرمایا: تمہارا ان (کافر) قیدیوں کے بارہ میں کیا خیال ہے؟ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ لوگ آپؐ کی قوم ہیں اور آپؐ کے قریبی ہیں، انہیں زندہ رہنے دیں اور ان سے نرمی کا سلوک فرماویں، شاید اللہ تعالیٰ ان پر توبہ قبول فرماتے ہوئے رجوع فرمائے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ان لوگوں نے آپؐ کو گھر بار سے نکالا اور آپؐ کی تکذیب کی، ان کی گردنیں اُڑادیں۔ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی ایسی وادی تلاش کریں جس میں بہت سا ایندھن ہو، پھر انہیں اس وادی میں ڈال کر جلا ڈالیں۔ اس پر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم نے قطع رحمی سے کام لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ (یہ مشورے سننے کے بعد) اپنے گھر تشریف لے گئے اور کچھ جواب نہ دیا۔ اس پر بعض لوگوں نے کہا کہ آپ ابو بکرؓ کی رائے پر عمل فرماویں گے۔ بعض نے کہا کہ عمرؓ کی رائے پر عمل فرماویں گے۔ بعض نے کہا کہ آپؐ عبداللہ بن رواحہؓ کی رائے پر عمل فرماویں گے۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے دل اپنی راہ میں اتنے نرم فرمادیتا ہے کہ وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو جاتے ہیں جبکہ بعض لوگوں کے دل اپنی راہ میں اتنے سخت فرمادیتا ہے کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ اے ابو بکر! تیری مثال ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہے جنہوں نے کہا: ﴿مَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾۔ نیز تیری مثال عیسیٰؑ کی طرح ہے جنہوں نے کہا: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾۔ اور اے عمر! تیری مثال نوحؑ کی طرح ہے جس نے کہا: رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا۔ نیز تیری مثال موسیٰؑ کی طرح ہے جس نے کہا رَبِّ ﴿وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ﴾۔ (اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا) چونکہ تم اس وقت ضرور تمند ہو اس لئے ان میں سے کوئی قیدی بھی ایسا نہ بچے جو یا تو فدیہ ادا کر کے رہا ہو یا اس کی گردن ماری جائے۔ عبداللہ کہتے ہیں اس پر مَیں نے عرض کیا: سوائے سہیل بن بیضاء کے، کیونکہ مَیں نے اُسے اسلام (لانے) کی باتیں کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس پر آپؐ (کچھ دیر) خاموش رہے۔ اس وقت مجھ پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ مَیں زندگی بھر اتنا خوفزدہ کبھی نہ ہوا تھا۔ مَیں ڈرا کہ کہیں آسمان سے مجھ پر پتھر نہ برسنے شروع ہو جائیں۔ (اسی اثناء میں) آپؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے، سوائے سہیل بن بیضاء کے۔ راوی کہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور اس کے بعد کی آیات نازل فرمائیں: ﴿مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ. تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابہ)

سورۃ التوبہ کی آیت ۷۱: ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ. یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ. اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ. اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾ (سورۃ التوبہ: ۷۱)

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی مثال ایک ایسی عمارت کی سی ہے جس کے بعض حصے بعض دوسرے حصوں کو مضبوط کرتے ہیں۔

(مسلم۔ کتاب البرّ والصلۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہیں (خدا کی) مدد و نصرت ملے گی اور تم اپنے ھدف کو پالو گے اور تمہیں فتوحات نصیب ہوں گی۔ پس تم میں سے جو بھی وہ زمانہ پائے تو چاہئے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اُس نے آگ میں اپنی جگہ بنالی۔ (ترمذی۔ کتاب الفتن)

نبی اکرم ﷺ کی حرم محترم حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نیکی کی باتوں کا حکم دینے اور برائی سے روکنے اور خدا تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ ابن آدم کا باقی سب کلام اُس کے خلاف ہی جائے گا، اُس کے حق میں نہیں۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ .... تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دُور کردے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ ...... چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تاکہ کسی وباء کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہوسکے، کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین

پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اُٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔"

(ملفوظات۔ جلد اول۔ صفحہ ۱۷۴۔ ۱۷۵)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"﴿يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آل عمران:۱۱۵) مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اُس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو۔" (ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ ۲۸۱)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹ طبع جدید)

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک شخص کو اس غرض سے تلخ دوا دیتا ہے کہ تا وہ اچھا ہو جائے وہ اس سے نیکی کرتا ہے ایسے آدمی کی نسبت ہم نہیں کہتے کہ اُس نے بدی کا بدی سے مقابلہ کیا۔ ہر ایک نیکی اور بدی نیت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس چاہئے کہ تمہاری نیت کبھی ناپاک نہ ہو تا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ۔" (روحانی خزائن۔ جلد ۱۶۔ خطبہ الہامیہ۔ صفحہ ۲۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔ .... وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ .... اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔ .... جب سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آب حیات ہے اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہیں۔"

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن جلد ۲۳۔ صفحہ ۴۳۹۔ ۴۴۰)

اب سورۃ ابراہیم کی آیت ۲: ﴿الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾ (سورۃ ابراہیم ۲)

اَنَا اللّٰهُ اَرٰى: میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تیری طرف اتاری ہے تاکہ تو لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نور کی طرف نکالتے ہوئے اس راستہ پر ڈال دے جو کامل غلبہ والے (اور) صاحب حمد کا راستہ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ عالی شان کتاب ہم نے تجھ پر نازل کی تاکہ تو لوگوں کو ہر یک قسم کی تاریکی سے نکال کر نور میں داخل کرے۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ جس قدر انسان کے نفس میں طرح طرح کے وساوس گزرتے ہیں اور شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں، اُن سب کو قرآن شریف دُور کرتا ہے اور ہر یک طور کے خیالات فاسدہ کو مٹاتا ہے اور معرفت کامل کا نُور بخشتا ہے یعنی جو کچھ خدا کی طرف رجوع ہونے اور اُس پر یقین لانے کے لئے معارف و حقائق درکار ہیں، سب عطا فرماتا ہے۔"

(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ صفحہ ۲۰۵۔ حاشیہ نمبر ۱۱۔ طبع اوّل)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:-

"یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو ظلمات سے نور کی طرف نکالنے والا فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت انسان پر ایسا گزرتا ہے کہ اس کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا وعظ موجب بنتا ہے ظلمات سے نکال کر نُور کی طرف لے جانے کا۔ مگر ایک اور جگہ پر فرمایا ہے۔ ﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ (البقرۃ:۲۵۸)"۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی معرفت کی بات فرمائی ہے کہ ایک جگہ تو نبی اکرم ﷺ کے متعلق فرمایا کہ وہ ظلمات سے نور کی طرف لے کر آتا ہے۔ دوسری طرف اللہ خود اپنے طور پر فرماتا ہے کہ ﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ ان کا ولی ہے۔ ﴿يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ "گویا وہی نسبت جو پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی طرف فرمائی۔ پھر اللہ نے وہی کام اپنی طرف منسوب فرمایا۔ یہ بات قابلِ غور ہے۔ حضرت جبرائیل، نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں لوگوں کو دین سکھانے کے لئے آئے اور پہلا سوال یہی کیا کہ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ۔ اسلام نام ہے فرمانبرداری کا۔ سارے جہان کو تو موقعہ نہیں کہ اللہ کی باتیں سنے۔ اس لئے پہلے نبی سنتا ہے، پھر اوروں کو سناتا ہے۔ سو پہلا مرتبہ یہی ہے کہ نبی کی صحبت میں رہے۔ اور اس سے فرمانبرداری کی راہیں سنے اور سیکھے .... نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس لوگ آتے تو آپ کی باتیں سنتے اور آہستہ آہستہ وہی باتیں دل کے اندر گڑ جاتیں اور اس طرح ان کو اسلام سے ایمان کا رُتبہ ملتا اور وہ کئی ظلمات سے نکل کر نُور میں آ جاتے۔ پہلی ظلمت تو کفار کی مجلس تھی جس کو چھوڑ کر حضور نبویؐ میں آتے۔ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔"

(حقائق الفرقان۔ جلد ۲۔ صفحہ ۴۳۱۔ ۴۳۲)

واقفین نو کے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے، جو قریب کا دیکھنے والا ہے اس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔ واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے بتانا چاہئے بلکہ یہ بھی سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں اس کے نتیجہ میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے"۔ (خطبہ جمعہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

برطانیہ میں جماعت احمدیہ کا

جلسہ سالانہ

26-27-28 رجولائی 2002 بروز جمعہ ہفتہ اتوار

اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہو گا

احباب سے اس جلسہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے

درخواست دعا

حافظ مرزا مظہر احمد صاحب آف قادیان ابن مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب مرحوم درویش عرصہ سے شدید طور پر بیمار چلے آ رہے ہیں آجکل امرتسر میں داخل ہیں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

میرے والد صاحب محترم شاہ خورشید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ اروِل بہار کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں اور راجیو گاندھی کینسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی حد تک افاقہ ہے مکمل شفایابی اور کامل صحت و تندرستی والی زندگی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خلیل احمد آئی آر ایس)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

جرمن خواتین سے مجلس سوال وجواب ——— منعقدہ 26 فروری 2000ء

سوال : کیا یہ اجازت ہے کہ ایک ہی بلڈنگ میں دو مختلف منزلو ں پر ایک ہی مسلک کے لوگوں کو دو امام بیک وقت نماز پڑھائیں؟

جواب: نہیں نا جائز بات ہے۔ایک مسلک کے لوگ مثلاً اگر احمدی ایسا کرتے ہیں کہ اوپر والوں نے اپنا الگ امام بنایا ہوا ہے اور نیچے والوں نے الگ تو یہ جائز بات نہیں اکٹھا انتظام ہونا چاہئے لیکن اگر مجبوری ہے تو ایسی صورت میں امیر صاحب کو حالات بتا کر اجازت لینی چاہئے۔بغیر اجازت کے دو الگ الگ نمازیں جائز نہیں۔

سوال: رب ادخلنی مدخل صدق کی دعا کیوں خاص طور پر دعوت الی اللہ کیلئے استعمال کی جاتی ہے۔ اور اس کے پہلے حصے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے نکلنے سے پہلے کی دعا تھی اور اسی دعا کے نتیجہ میں پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی بڑی شان کے ساتھ مکے واپسی ہوئی ادخلنی مدخل صدق یعنی مدینے میں خیر وعافیت سے مجھے پہنچا و اخرجنی مخرج صدق اور سچائی کے ساتھ ہی مدینے سے میں واپس نکلوں۔مراد یہ تھی کہ مکے واپس آ جاؤں اور میرے لئے بنا دے اپنی طرف سے ایک غالب مددگار ایسا مدد کرنے والا جس میں طاقت ہو غلبہ ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بالکل یہی ہوا اس لئے یہ دعا ہم دعوت الی اللہ میں بھی استعمال کرتے ہیں۔واپس ربوہ جانے کے تعلق میں بھی یہ دعا مفید ہو سکتی ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ احمدیت شان کے ساتھ اپنے اصل مقام کی طرف واپس آئے اور ویسے ہی مسافروں کو میں ہمیشہ ہی نصیحت کرتا ہوں کہ یہ دعا کریں تو اس کی بڑی برکت پڑتی ہے۔جو یہ دعا بھول جائیں ان کو نقصان پہنچتا ہے۔لیکن اگر یہ دعا کی جائے تو اللہ بڑی نصرت فرماتا ہے۔

سوال : میں نے سنا ہے کہ آپ کی امی حضرت ام طاہرؓ کے پاس بچوں کی خاص تربیت کیلئے بہت تھوڑا وقت تھا۔ تو میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیویوں کے کیا کام تھے جن میں وہ مصروف رہتی تھیں؟

جواب: حضرت مصلح موعود کی باری چار دن ہر بیوی کے پاس ہوتی تھی۔الگ الگ وقت ہوتا تھا۔وہ حضرت مصلح موعود کی خدمت بہت کیا کرتی تھیں مگر میری امی کو اس کے علاوہ لجنہ کا کام بھی بہت تھا۔لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری تھیں اور لجنہ کے بہت کام رہتے تھے۔ہر وقت ہمارے گھر عورتوں وغیرہ کا آنا جانا اور ہم چھوٹے بچے ادھر ادھر چھپتے پھرتے تھے پھر ہفتہ کے دن سب قادیان کی عورتوں کا وہاں اجلاس ہوا کرتا تھا تو بہت ہنگامہ رہتا تھا۔اس لئے ان کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ ہماری خود تربیت کر سکتیں۔سوائے چند ایک باتوں کے جو بہت پکی تھیں کہ نماز کی عادت ڈالیں۔

سوال : جادو کیا ہے ؟ کیا یہ تصور ہے یا حقیقت ہے؟

جواب: تصور ہے جادو میں کچھ بھی نہیں کالا جادو فلاں جادو یہ سب جھوٹ اور بکواس ہے Magic وغیرہ کوئی چیز نہیں مگر اس کے متعلق قرآن کریم میں جو لفظ آتا ہے سحر اس سے پتہ چلتا ہے کہ جادوگروں نے نظر کو باندھا تھا یعنی رسیوں کو سانپ نہیں بنایا تھا سوٹیوں کو سانپ نہیں بنایا تھا بلکہ مسمریزم تھا۔اور دماغوں پر انہوں نے بہت Concentrate کیا تو ایک مسمریزم سب کے اوپر ہو گیا اور انہوں نے سوچا کہ گویا یہ سانپ سنپولیاں پھر رہی ہیں۔تو اس کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کیا ہے کہ سحرو ا اعینھم یہ نہیں کہا کہ ان سوٹیوں پر جادو کیا بلکہ ان کی آنکھوں پر جادو کیا تو یہ جادو تو ہو سکتا ہے اور ٹیلی ویژن پر بھی نظر آتا رہتا ہے آنکھوں پر جادو کیا جاتا ہے اصل چیز نہیں بدلتی۔

سوال: حق مہر عورت کو کیوں دیا جاتا ہے ۔ ہم حق مہر کے متعلق غیروں کو کس طرح بتا سکتے ہیں؟

جواب: حق مہر عورت کو اس لئے دیا جاتا ہے کہ کچھ اس کی ذاتی ملکیت بھی ہو اور اگر علیحدگی ہو تو اس کے پاس کچھ سرمایا موجود ہو وہ اپنا کام بھی کر سکے اور حق مہر فوراً دے دینا چاہئے لمبا لیکھا نہیں ہے بہت بعد میں بلکہ شادی کے وقت شروع میں ہی دے دینا چاہئے تاکہ بیوی اپنی مرضی سے اس کو کام پر بھی لگا سکے اگر شادی ہو تیس سال پہلے اور حق مہر تیس سال بعد دیا جائے تو وہ روپیہ جو تیس سال پہلے حق مہر میں باندھا گیا تھا اس کی ویلیو ہی ختم ہو جائے گی اس لئے یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔حق مہر پہلے دیا جائے پھر بیوی اپنی مرضی سے اس کو اپنے کام پر لگا سکتی ہے۔اور اس میں کافی برکت پڑ سکتی ہے تو یہ احتیاطاً اس لئے ہے کہ تاکہ اس کو یہ خیال ہو کہ اگر خدانخواستہ علیحدگی ہو تو میں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکوں۔

سوال : ایسے ملک میں حق مہر کی اہمیت کیا رہ جاتی ہے جیسے انگلینڈ ہے یا جرمنی ہے جس میں عورت کو پیسے مل جاتے ہیں اور وہ نوکری بھی کرتی ہے اور جب طلاق ہوتی ہے تو اس کو ویسے آدھا حصہ ہر چیز کا قانونی طور پر مل جاتاہے؟

جواب: وہ جو حصہ ہے قانونی طور پر وہ ملک دلواتا ہے وہ شریعت کی وجہ سے تو نہیں ملتا۔تو قرآن کریم نے تو ساری دنیا کیلئے ضرورت مہیا کی ہے صرف یورپ اور امریکہ کیلئے نہیں وہ تو ہر زمانے کیلئے ہے اس لئے ان ممالک کے جو قوانین ہیں وہ اپنی جگہ کام کرتے ہیں۔بے شک کریں لیکن دینی حق مہر ضروری ہے تاکہ شریعت کے تقاضے پورے ہوں۔

سوال : مرد کو ریشم اور سونا کیوں منع ہے؟

جواب: آدمی کو خدا تعالیٰ نے Tough بنایا ہے سخت کام کرنے کیلئے اور ریشم پہننے سے نزاکت پیدا ہوتی ہے اس طرح سونا بھی عورتوں کیلئے الگ کر دیا ہے ان کا کام ہے خوبصورت لگیں سونا پہنیں اگر اجازت ہوتی تو مردوں نے سارا سونا عورتوں سے چھین لینا تھا افریقہ میں گھانا میں آپ دیکھیں وہاں عورتیں بے چاری خالی ہوتی ہیں اور چیفس سارا سونا پہنے پھرتے ہیں تو اس سے انسانی فطرت کا پتہ چلتا ہے ان بے چاریوں کیلئے کچھ بھی نہ رہتا نہ ریشم رہتا نہ سونا رہتا اور جیسا کہ میں نے بتایا ویسے بھی مرد کو ٹف ہونا چاہئے اس کا کام تقاضا کرتا ہے کہ اس کو نرم نازک چیزوں سے الگ رکھا جائے۔

سوال : جو مر چکے ہیں کیا وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور ہمارے کام دیکھ کر وہ خوش یا ناراض ہو سکتے ہیں؟

جواب: مرنے والے خود نہیں دیکھ سکتے یہ ناممکن ہے۔لیکن قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ دکھانا چاہے ایک ٹیلی ویژن سسٹم وہاں کا بھی ہے۔اب جرمنی بیٹھے لوگ ہمیں دیکھ تو نہیں رہے لیکن ٹیلی ویژن کے ذریعہ دیکھ سکتے ہیں ٹیلی ویژن بند ہو جائے تو یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔اس طرح اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے جو اس دنیا اور اس دنیا کے اندر باتیں ایک دوسرے تک پہنچانے کا انتظام ہے اور اس نظام کے ذریعہ مردہ کو اگر کوئی خاص بات اللہ تعالیٰ بتانا چاہے تو مردہ دیکھ سکتا ہے یعنی خدا کشفاً اس کو دکھا سکتا ہے مگر وہ دنیا میں واپس نہیں آتا بعض دفعہ دوہرا رابطہ بھی ہو جاتا ہے جو یہاں ہے وہ مردے کی بات دیکھ سکتا ہے مردہ یہاں کی بات دیکھ سکتا ہے لیکن خوابوں اور کشوف کے ذریعہ۔اسکی مثالیں ایسی ہوتی ہیں بعض دفعہ ایک مردہ خواب میں آیا اور اس نے ایک ایسی بات بتائی جس کا زندہ آدمی کو پتا نہیں تھا لیکن وہ بات سچی نکلتی ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کشفاً یا خواب میں اس کو دکھایا اور ایسا ہی ایک واقعہ بظاہر مردے کے آنے کا میری والدہ کے ساتھ بھی ہوا حضرت ام متین کی والدہ جو تھیں ان کا بیان ہے جس دن الفضل میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی میری والدہ کی وفات کے بعد نئی شادی کی خبر شائع ہوئی اب یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس سے انکو کچھ نہ کچھ صدمہ پہنچا ہوگا یا کوئی چیز، تو یہ عجیب واقعہ سنایا حضرت چھوٹی آپا کی والدہ نے، وہ کہتی ہیں کہ وہ غسل خانے سے نہا کر نکلیں تو دیکھا کہ میری والدہ وہاں جھکی ہوئیں کچھ دیکھ رہی ہیں وہ کہتی ہیں اس وقت تو مجھے بالکل نہیں پتا چلا کہ یہ کیا ہو رہا ہے وہ تو فوت ہو چکی تھیں لیکن الفضل وہاں بند پڑا ہوا تھا اس کو انہوں نے کھولا ہوا تھا اور کچھ پڑھ رہی تھیں اور جب انہوں نے دیکھا تو الفضل میں حضرت مصلح موعودؓ کی شادی کا ذکر تھا وہاں سے صفحہ کھلا ہوا تھا۔اب یہ ایک کشفی نظارہ ہے جو بالکل سچا واقعہ ہے۔یہ تو ہمیں خود پتہ ہے حضرت چھوٹی آپا کی والدہ بہت سچی بہت ہی صاف گو سیدھی کبھی وہ ٹیڑھی بات نہیں کیا کرتی تھیں تو ان کی یہ گواہی ہے کہ میں نے دیکھا کہ الفضل کھلا ہوا تھا حالانکہ پہلے الفضل بند کر کے گئی تھی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ روحوں کا تعلق کوئی ہے ضرور لیکن وہی اللہ میاں کے ٹیلی ویژن سسٹم پر منحصر ہے ویسے نہیں۔

سوال : دم کی کیا برکت ہے؟ اس کا نظام کیا ہے جب کوئی بیمار ہوتا ہے اور اس کو دم کرتے ہیں تو کیا وہ ٹھیک ہو جاتا ہے؟

جواب: علاج اگر ہو رہا ہو تو ساتھ سورۃ فاتحہ کا دم بھی کر دیا جائے تو اس سے مزید برکت ضرور پڑتی ہے اور اگر علاج میسر ہی نہ ہو تو پھر تو دم کے بغیر چارہ ہی کوئی نہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ہمارا تجربہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کا دم کرنا یا سورۃ فاتحہ کا اس نیت سے پڑھنا خصوصاً شفا کی غرض سے بہت ہی مفید ہے اور حیرت انگیز کام کرتا ہے دم کے واقعات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بھی ہیں دم کے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے بھی ہیں لیکن وہ دم پیروں فقیروں والا نہیں ہے کے جو مرضی کچھ لکھ دیا اور گلے میں تعویذ لٹکا دیا اصل دم سورۃ فاتحہ کی دعا ہے کیونکہ سورۃ فاتحہ کا ایک نام شفا بھی ہے۔مجھے اپنا ایک واقعہ یاد ہے۔اس زمانے میں غیر احمدی بہت آیا

کرتے تھے۔ پشاور کی مسجد میں سوال جواب کی مجلس کیلئے کافی رونق ہوا کرتی تھی۔ تو مسجد بھری ہوئی تھی۔ اور پہلے نماز ہوتی تھی پھر اس کے بعد سوال جواب کی مجلس ہوتی تھی تو مجھے متلی اور سر درد شروع ہوئی مجھے اس زمانے میں میگرین ہوا کرتی تھی اور اتنی شدید تھی کہ میں بیان نہیں کر سکتا کتنی تکلیف تھی اور ساتھ متلی بھی تھی تو میں نے دعا کی سورہ فاتحہ کی کھڑے ہو کر اس نیت سے کہ میرے پاس تو اب کوئی دوائی نہیں ہے اس لئے شفا دے ورنہ یہ لوگ کیا سمجھیں گے کہ میں احمدیت کی خاطر تقریر کر رہا ہوں اور الٹی آ گئی ہے ان کے سامنے تو بہت ہی بھیانک چیز ہوگی۔ سجدے سے سر اٹھایا تو یاد ہی نہیں تھا کہ سر درد ہے آرام سے سر اٹھایا اچانک مجھے خیال آیا کہ مجھے تو بڑی سخت سر درد ہو رہی تھی گئی کہاں سر درد کا تو نام ونشان بھی نہیں تھا کوئی متلی نہیں تھی کوئی سر درد نہیں اب کوئی اس کی ظاہری وجہ ہو ہی نہیں سکتی یہ ضرور سورۃ فاتحہ کی برکت سے ہوا تھا جو دعا کے طور پر پڑھی گئی۔

سوال : جب کیڑے مکوڑے سے خوف آتا ہے تو کیا اس خوف سے نجات کی کوئی دعا ہے؟

جواب : بعض بچے کیڑے سے بڑا سخت ڈرتے ہیں معصوم سا کیڑا اڑ رہا ہے تو ان کی جان نکلی ہوتی ہے۔ اور بعض لوگوں کو زمین پر چلنے والے کیڑوں سے بھی خوف آتا ہے۔ تو یہ نفسیاتی چیز ہے اس پر لاحول ولا قوة پڑھنا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ خوف دور کردے اور لاحول ولا قوة کا یہی مطلب ہے۔ کوئی خوف نہیں کرنا چاہئے سوائے اللہ کے اور کوئی طاقت نہیں اگر یہ دعائیں کی جائیں تو خوف ہٹ بھی جاتے ہیں۔

سوال : احمدیت کا مستقبل کیا ہوگا جب وہ ساری دنیا میں پھیل جائے گی؟

جواب: وہی مستقبل ہوگا جو ترقی کرنے والے مذہب کا ہوا کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد انحطاط ہوتا ہے اللہ کے سوا کوئی چیز ہمیشہ قائم نہیں رہتی سورج جو روز نکلتا ہے پھر بیٹھنا شروع ہو جاتا ہے۔ چاند نکلتا ہے پھر بیٹھنا شروع ہو جاتا ہے۔ کوئی چیز بھی مستقل نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے بڑھ کر تو کوئی نبوت ہو نہیں سکتی مگر دیکھو آپ کے ماننے والوں میں کتنا تنزل آ گیا ہے۔ کسی زمانے میں وہ روحانی لحاظ سے، علمی لحاظ سے، سائنس کے لحاظ سے چوٹی پر تھے۔ اب گرتے گرتے نہ دین باقی رہا نہ وہ باتیں نہ سنت باقی رہی نہ قرآن کی متابعت یہاں تک کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ رسول یہ شکوہ کرے گا قیامت کے دن کہ اے خدا میری یہ قوم ہے جس نے قران کو مہجور کی طرح چھوڑ دیا تھا جیسے کوئی غائب ہو چکا ہو۔ پس اسلئے یہ خیال غلط ہے کہ رسول ﷺ کے بعد تنزل آ گیا لیکن احمدیت کے بعد نہیں آئے گا۔

آئے گا اور پھر ایک زمانہ ایسا ہوگا تنزل کے بعد کہ سب شریر ہو جائیں گے اور پھر ان شریروں پر قیامت آئے گی اور اللہ تعالیٰ کا یہ اصول ہے کہ وارننگ ضرور دیتا ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ اشرار الناس پر قیامت آئے گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ ایک مسیح جو جلالی مسیح ہوگا وہ قیامت سے پہلے ظاہر ہوگا۔ اور اعلان کرے گا کہ میں تمہیں متنبہ کرنے آیا ہوں اور کوئی اس کی بات نہیں مانے گا۔ سب اس کا مذاق اڑائیں گے اور کہیں گے یہ جھوٹا ہے اس کے بعد پھر قیامت آئے گی کس شکل میں یہ پورا ہوتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے۔ مگر قیامت کے تعلق میں بڑا دلچسپ اور گہرا مضمون ہے دنیا کی تباہی کے تعلق میں انسانوں کے مستقبل کے تعلق میں میں نے اپنی کتاب Revelation میں یہ سارے مضمون تفصیل سے بیان کئے ہوئے ہیں۔

سوال : دین صحت مند کھانے کے بارے میں بہت کچھ سکھاتا ہے مگر سگریٹ پینے سے کیوں منع نہیں کیا گیا یہ تو بہت نقصان پہنچاتا ہے؟

جواب : اس لئے کہ اس کے نقصان کا لوگوں کو پتا ہے۔ کسی زہر کے خلاف قرآن میں کوئی آیت آپ کو نہیں ملے گی کہ فلاں زہر نہ کھاؤ فلاں چیز نہ کھاؤ فلاں چیز نہ کھاؤ اس لئے کہ انسان کو پتا ہے کہ یہ نہیں کھانا چاہئے اور قرآن کریم میں حلال کے ساتھ طیب کی شرط بھی لگی ہوئی ہے تو یہ جو سگریٹ نوشی ہے یہ طیب نہیں ہے کیونکہ نقصان دہ ہے اور اس کے نقصان کا سب کو پتا ہے زیادہ سے زیادہ پتا چلتا جا رہا ہے۔ اس زمانے میں خاص طور پر اس کے خلاف بڑی مہمات چلی ہوئی ہیں۔ تو انسان کو عقل کرنی چاہئے اور ایسی چیزیں نہیں کھانی چاہئیں جس سے مستقل نقصان ہو سکے۔ وہ چیزیں منع ہیں جن سے انسان اپنی عقل کھو دے اور عقل کھو کے وہ نقصان پہنچائے۔ شراب پینے سے عقل کھوئی جاتی ہے اور پتا نہیں چلتا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ لیکن سگریٹ پینے والا جتنے مرضی سگریٹ پئے وہ زہر اسکے پھیپھڑوں میں تو اثر کرے گا لیکن اس کی عقل نہیں ماری جاتی۔ Chain Smokers ہم نے دیکھے ہیں ایک سگریٹ کے بعد دوسرا جلاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے شراب وغیرہ منع کی ہوئی ہے لیکن یہ منع نہیں کیا۔ اپنا نقصان خود اٹھاتے ہیں تو اٹھاؤ بے شک لیکن عقل نہیں ماری جائے گی اور اس کے نتیجے میں تم لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ مگر یہ حلالاً طیباً سگریٹ پر نہیں لگ سکتا کیونکہ وہ کھانے پینے کی چیزوں پر لگتا ہے تو اس لئے اگر کوئی سگریٹ کی نسوار لیتا ہے اور منہ میں تمباکو رکھتا ہے تو وہ حرام تو نہیں مگر طیب نہیں اس لئے منع ہے وہ نہیں کھانا چاہئے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ 8فروری 2002ء)

☆☆☆

آئینہ پاکستان

عروس البلاد کراچی جل رہا ہے!

کراچی میں جمعرات دو مئی کو روزنامہ خبریں کے مطابق متحدہ قومی موومنٹ کی جانب سے ہڑتال کی کال کے بعد نامعلوم شرپسندوں نے شہر کے مختلف علاقوں میں ہنگامہ آرائی شروع کردی اور 13 گاڑیوں کو نظر آتش جبکہ مختلف سڑکوں کو ٹائر جلا کر بلاک کر دیا۔ وقفے وقفے سے فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا جس سے دو افراد زخمی ہو گئے۔ دریں اثناء فیروز آباد لائنز ایریا اور بریڈی تھانوں کی حدود میں 3 بم دھماکوں میں ایک ہلاک، 30 افراد شدید زخمی ہو گئے۔ ہنگامہ آرائی کے بعد شہر بھر میں پولیس اور رینجرز کا گشت بڑھا دیا گیا۔

تھوڑے عرصے تک پرسکون رہنے کے بعد کراچی کے حالات میں ایک مرتبہ پھر ہنگامہ خیزی پیدا ہوگئی ہے۔ گذشتہ روز ایم کیو ایم کے تعلق رکھنے والے دو سیاسی رہنماؤں مصطفی کمال اور ڈاکٹر نشاط ملک کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا تھا۔ یہ قتل نہایت نازک موقع پر کئے گئے۔ ریفرینڈم سر پر تھا اور ایم کیو ایم اس سلسلہ میں جنرل پرویز مشرف کی حمایت کر رہی تھی۔ اس کا ثبوت صدر کے کراچی میں ہونے والے جلسے کے دوران ملا جہاں ایم کیو ایم سے تعلق رکھنے والوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ جلسے کے دوران موومنٹ کے لہراتے ہوئے بے شمار پرچموں کا نظارہ پورے ملک کے ناظرین نے ٹی وی پر دیکھا، پھر اخباری رپورٹوں سے بھی اس کی تصدیق ہوئی۔ لیکن جب صدر یا سندھ انتظامیہ کی طرف سے ایم کیو ایم کے لیڈروں کے قتل پر ہمدردی کا ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا تو پورٹی کے کارکن بہت مایوس ہوئے۔ اور ایم کیو ایم نے ریفرنڈم کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور جمعرات کے روز ہڑتال اور یوم سوگ منانے کی کال دے دی۔ کال کے پیش نظر بدھ کی شام کو ہی شہر کے تمام کاروباری مراکز اور دوکانیں بند کر دی گئیں۔ صوبائی سیکرٹری داخلہ بریگیڈیر (ر) مختار احمد نے اپنے دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت دہشت گردی اور ہڑتال کرنے والوں سے سختی سے نپٹے گی۔ انہوں نے کہا معمولات زندگی کو خراب کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ اہم شکایات اور تحفظات کے ازالے کیلئے کوشش کر رہے ہیں جلد ہی اس کے نتائج سامنے آئیں گے۔

کراچی آبادی، رقبے تجارت اور معاشرتی سرگرمیوں کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ ملک کی واحد بین الاقوامی بندرگاہ یہیں واقع ہے۔ پاکستان کی زیادہ تر درآمدات اور برآمدات اسی بندرگاہ کے ذریعہ ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ کراچی میں سکون کا مطلب ہے پورے ملک میں امن اور کراچی میں ہنگامہ آرائی کا مطلب ہے پورے ملک میں امن وامان کی خراب صورت حال۔ حکومت پاکستان کو اقتصادی لحاظ سے مستحکم دیکھنا چاہتی ہے اور اس سلسلہ میں گذشتہ چھ سات ماہ کے دوران اس نے کافی ٹھوس اقدامات کئے ہیں اور اس معاملہ پر کافی کامیابیاں حاصل کیں ہیں۔ کراچی اقتصادی معاملات کے لحاظ سے پاکستان کیلئے نہایت اہم ہے۔ اس لئے یہاں ہڑتال اور ہنگامہ خیز واقعات کافی تشویشناک ہیں۔ حکومت کو اس سلسلہ میں فوری طور پر اقدامات کرنے چاہئیں۔ سب سے پہلے تو اسے ایم کیو ایم کو یقین دلانا چاہئے کہ اس کے دو لیڈروں کے قتل کے ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ امریکی صحافی ڈینیل پرل یا اس کی لاش کو تلاش کرنے کیلئے کراچی پولیس نے جن خطوط پر تشفیش کی تھی حکومت کو ایسے ہی خطوط پر ایم کیو ایم کے رہنماؤں کو قتل کرنے والوں کو گرفتار کرنے کیلئے بھی تفتیش کرنی چاہئے۔

امریکی فوجی پاکستان میں طالبان جنگجوؤں کی تلاش میں

پاکستانی روزنامہ خبریں کے مطابق پاک افغان سرحد پر القاعدہ جنگجوؤں کی ممکنہ تلاش کیلئے مزید امریکی اور برطانوی فوجیں علاقے میں پہنچنا شروع ہوگئی ہیں۔ امریکی اور برطانوی خبر رساں ایجنسیوں کی رپورٹس کے مطابق ایک ہزار سے زائد مغربی ملکوں کے فوجیوں نے مشرقی افغان پہاڑوں پر القاعدہ اور طالبان جنگجوؤں کے خلاف نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ برطانوی وزارت دفاع نے تصدیق کی ہے کہ 45 کمانڈو ڈویژن کے ایک ہزار سے زائد رائل میرین فوجی پاکستان کی سرحد کے نزدیک القاعدہ کے مشتبہ ٹھکانوں کی تلاش میں بھیجے گئے ہیں۔ وزارت دفاع کی خاتون ترجمان کے مطابق ان فوجیوں کو فی الحال کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ادھر امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان کے مطابق تقریباً دو سو امریکی اور کینیڈا کے فوجی بھی اس آپریشن میں برطانوی فوج کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے تقریباً ایک ہزار امریکی فوجیوں کے پاکستانی سرحد کے قریب واقع افغان صوبے خوست میں آپریشن میں حصہ لینے کا انکشاف کیا تھا۔ امریکی حکام نے رپورٹ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سلسلے میں زمینی فوج کی امداد کیلئے A.H 64 اپاچی گن شپ جنگی ہیلی کاپٹر بھی علاقے کی طرف روانہ کر دیے گئے ہیں جبکہ امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمزفیلڈ نے واشنگٹن میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے فوجیوں کی نقل وحرکت کے بارے میں تصدیق یا تردید کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں القاعدہ اور طالبان کے ارکان ابھی تک موجود ہیں جو عبوری حکومت کو غیر مستحکم کرنے کیلئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ اب بھی افغانستان میں کافی تعداد میں موجود ہیں اور جو جنگجو افغانستان سے چلے گئے ہیں وہ بھی زیادہ دور نہیں جبکہ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں روپوش ہیں۔ وائس آف امریکہ کے مطابق امریکی وزیر دفاع نے محکمہ دفاع کے عہدیداروں کو بتایا کہ امریکہ افغانستان میں اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر جنگوؤں کے خلاف بڑی کاروائی کرنا چاہتا ہے۔ ممکن ہے مارچ کے اوائل میں شروع کیا جانے والا آپریشن ''اینا کونڈا'' پھر کرنا پڑے۔ تاہم ڈونلڈ رمزفیلڈ نے یہ نہیں بتایا کہ یہ کاروائی کب شروع کی جائے گی۔ اور اس میں کتنے امریکی فوجی حصہ لیں گے۔

جماعت احمدیہ مبایعین اور غیر مبایعین کے استدلال کا حقیقت افروز تجزیہ

اور.....

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب و مقام

(قسط نمبر ایک)

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان

جماعت احمدیہ میں خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت جو کہ 1914ء میں ہوا تھا ایک طبقہ ایسا کھڑا ہوا جسکا کہنا یہ تھا کہ چونکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں ہیں لہذا آپ کے بعد سلسلہ خلافت ضروری نہیں۔ صرف ایک انجمن ہی کافی ہے جو جماعت کے کاموں کو چلاتی رہے۔

حیرت یہ ہے کہ یہ بات ان لوگوں نے کہی جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کو نبی تسلیم کرتے تھے اور پھر خلافت اولیٰ کے متفقہ انتخاب کے بعد انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نہ صرف بیعت کی بلکہ اس سلسلہ خلافت کہ متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت کی روشنی میں تسلیم کیا کہ خلافت کا یہ سلسلہ دائمی ہوگا۔

لیکن صرف چھ سال بعد یہ لوگ نہ صرف سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے قائل نہیں رہے بلکہ دائمی خلافت کا بھی انکار کر دیا۔ اس طرح یہ گروہ جو جماعت احمدیہ میں غیر مبایعین یا لاہوری گروپ کے نام سے مشہور ہے عرصہ 88 سال سے خلافت کا انکاری ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اور آپ کے وصال کے چھ سال بعد تک یہ لوگ حضور علیہ السلام کی نبوت اور آپ کے بعد آنے والی خلافت کو کیونکر برحق تسلیم کرتے رہے اور پھر اگلے 88 سالوں میں کیوں انکار کر دیا۔ ہمارے نزدیک اس کی وجہ کچھ علمی دلائل نہیں ہیں کیونکہ لاہوری بزرگوں کے علمی دلائل تو وہی ہیں جو وہ 88 سال قبل شائع و متعارف کر چکے ہیں اور 88 سالہ مخالفت تو محض اپنے نفسوں کیلئے تمنائے خلافت کی بناء پر تھی اور بس!!!

ان 88 سالوں میں خلافت کی اطاعت گزار جماعت نے وعدہ الٰہی کے مطابق کس کس رنگ میں تمکنت دین حاصل کی اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ان کو امن و عافیت بخشی اور منکرین خلافت اپنے اباء و استکبار اور بغض و عناد کے باعث کس مقام پر ہیں یہ تاریخ احمدیت کی ایک کھلی کتاب ہے۔

ہندوستان میں جماعت کی غیر معمولی ترقیات اور فتوحات کے باعث ان دنوں چند پیغامی حضرات میں بھی کچھ جوش سا آیا ہوا ہے اور دیگر مسلمانوں میں تبلیغ کی بجائے وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے نئے لوگوں کو اندھیرے میں دھکیلنے کی کوشش کر رہے ہیں جس میں وہ گذشتہ 88 سال سے خود بھٹک رہے ہیں۔

لاہوری جماعت کے اسی مکر و فریب اور تازہ ابال کو محسوس کر کے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد نے انہیں ایک بار پھر علمی رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی ہے تا کہ لاہوری حضرات اور ہمارے دیگر نو مبایعین اصل حقیقت سے آگاہ ہو سکیں۔ (ادارہ)

غیر مبائعین، جو پیغامی یا لاہوری احمدی کے نام سے مشہور ہیں، بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابتداء سے آخر تک اپنے الہامات کی تشریح ایک جیسی فرماتے رہے اور کسی مرحلہ پر اس میں تبدیلی نہیں فرمائی اور ہمیشہ نبوت کے القابات سے محدثیت مراد لیتے رہے۔ اور جماعت احمدیہ مبائعین پر جنہیں قادیانی احمدی کہا جاتا ہے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریحات کے بر عکس عقیدہ تبدیل کر لیا ہے اور اس تبدیلی عقیدہ کے بانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ چنانچہ انہوں نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حقیقی نبی کے طور پر پیش کیا ہے جبکہ آپ کا دعویٰ صرف محدثیت یا جزوی نبوت کا تھا۔ اپنے موقف کی تائید میں دونوں فریق جو تحریرات پیش کرتے ہیں ان کا نمونہ درج ذیل ہے۔ غیر مبائعین کی طرف سے بالعموم پیش کئے جانے والے بعض حوالے:

☆ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

1) ''اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کیلئے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا۔ .... ماسوا اسکے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کیلئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا شرف رکھتا ہے۔ اور امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔'' (توضیح مرام ص9)

2) ''تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے۔ یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں ورنہ حاشا و کلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں تھا۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں .... کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں میں یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اسکے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔''

(اشتہار 3 فروری 1892ء مجموعہ اشتہارات حصہ اول صفحہ 213 ایڈیشن 1986ء)

جماعت مبائعین کی طرف سے پیش کئے جانے والے بعض حوالے:

☆ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

1) ''اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں تحدث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہیں مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 209)

2) ''میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کیلئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503)

یہ چاروں اقتباسات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی تحریرات سے لئے گئے ہیں اول الذکر دو حوالے جنکو غیر مبائعین اپنے موقف کی تائید میں پیش کرتے ہیں انکا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توضیح مرام مطبوعہ 1891ء اور مکتوب 1892 میں فرمایا ہے کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کیلئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ پھر تھوڑے عرصہ بعد فرمایا کہ محدثیت بمعنی نبی۔ محدثیت بمعنی جزئی نبوت اور محدثیت بمعنی ناقص نبوت یہ تمام الفاظ بھی حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں اگر یہ الفاظ مسلمانوں پر شاق گزرتے ہوں تو نبوت کے لفظ کو ترمیم شدہ تصور کر کے میری طرف سے صرف محدث کا لفظ سمجھ لیں۔ گویا جزئی نبوت اور ناقص نبوت کے معنوں کی تشریح کو بھی آپ نے کالعدم فرما دیا۔

مؤخر الذکر دو حوالے جنکو جماعت مبائعین اپنے موقف کی تائید میں پیش کرتی ہے انکا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف طور پر اپنے محدث ہونے سے انکار فرما دیا۔ اور اپنے آپ کو نبی کے خطاب کا اہل بتایا اور یہ بھی وضاحت فرما دی کہ چودہ سو سال کے عرصہ میں ان خطاب کے اہل صرف اور صرف آپ ہی قرار دئے گئے اب کون محقق اور مصنف ہے جو یہ فیصلہ کرے۔ ان تمام تحریرات میں ایک ہی پیغام ہے ایک ہی تشریح ہے اور وہ یہی ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنے آپ کو صرف ایک محدث کے رنگ میں پیش فرمایا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں اور کہاں تک اس اعتراض کو درست قرار دیا جا سکتا ہے کہ جماعت مبائعین یا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے 1914 میں آ کر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریح کو تبدیل کر کے دعویٰ محدثیت

کو دعویٰ نبوت میں تبدیل کر دیا۔ جس سے حضور علیہ السلام شروع سے آخر تک انکار کرتے رہے..........!!

اس طرح قیامت تک صحیح فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو میں نے صرف دونوں فریق کی طرف سے دو دو حوالے پیش کئے ہیں ورنہ اس انکار کی اصل حقیقت کیا ہے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان حوالہ جات کا حقیقی مفہوم کیا ہے اس مضمون کے آخر میں ہم اس کی وضاحت کریں گے لیکن ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے اس بنیادی سوال کو حل کیا جائے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر آ سکتا ہے تو کس طرح کا نبی آ سکتا ہے۔ اگر نہیں آ سکتا تو کس طرح کا نبی نہیں آ سکتا۔ یا یہ کہ کلیۃً کسی طرح کا بھی کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

اگر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہو جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت کلیۃً مسدود نہیں ہے۔ بلکہ فیضان ختم نبوت اس رنگ میں جاری ہے کہ آپ کے بعد امتی نبی آ سکتا ہے تو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی قرآنی تعلیمات کے برعکس اپنی نبوت سے انکار نہیں کر سکتے۔ اس صورت میں جائزہ لینا ہوگا کہ جہاں بھی حضور علیہ السلام نے اپنی نبوت سے انکار فرمایا، وہاں کن معنوں کی رو سے انکار فرمایا ہے۔ اگر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی رو سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت کلیۃ مسدود ہے اور کسی طرح کا کوئی نبی آپ کے بعد نہیں آ سکتا تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے برخلاف اپنی نبوت کا اظہار فرما رہے ہوں۔ اس صورت میں یقینی طور پر یہ ماننا ضروری ہوگا کہ جہاں بھی آپ نے نبوت کا اقرار فرمایا ہے وہ محض مجددیت اور محدثیت کے رنگ میں ہی اقرار فرمایا ہوگا۔

اب آیئے! سب سے پہلے قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ قرآن کریم ہمیں یہ رہنمائی فرما رہا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ انسان کامل ہیں جن پر انسانیت کے تمام تر کمالات ختم ہو گئے اور آپ ہی وہ افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہیں کہ جن پر نبوت کے تمام کمالات اپنی انتہاء اور تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ اور یہ کہ اب جو بھی مرتبہ قرب الٰہی کا عطا ہوگا وہ صرف اور صرف حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبعین کو ہی عطا ہو سکتا ہے۔ کسی بھی غیر امتی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس بنیادی حقیقت کو قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات آشکار کر رہی ہیں:

1) اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔

کہ اے خدا تو ہمیں ان لوگوں کے سیدھے رستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ جس پر چل کر انہوں نے تیرے انعامات حاصل کئے۔ وہ انعامات کونسے ہیں۔ قرب الٰہی کے کون سے مراتب ہیں، اس کی تفصیل سورۂ نساء کی آیت 70 میں یوں بیان ہوئی ہے۔

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبعین جو صراط مستقیم یعنی منعم علیہ گروہ کے راستہ پر گامزن رہنے کی دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کبریاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور پیروی کریں گے انہیں اللہ تعالیٰ بشارت عطا فرما رہا ہے کہ وہ صالحیت اور پھر شہادت اور پھر صدیقیت اور پھر نبوت کے مقامات تک پہنچنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ یہ انعامات صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور آپ کے فیضان نبوت کے نتیجہ میں صرف کامل متبعین کو ہی عطا ہو سکتے ہیں اور اس وصف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی شریک نہیں یعنی آپ سے پہلے کسی اور نبی کو یہ شرف نہیں بخشا گیا کہ جس کی پیروی کے نتیجہ میں اس کے امتی قرب الٰہی کے مدارج میں ترقی کرتے کرتے انعام نبوت کو حاصل کر سکیں۔

3) سورۂ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی ایک بعثت امیین میں بتائی گئی ہے تو دوسری بعثت کا آخرین میں وعدہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

(آیت 3 تا 5)

ترجمہ وہی خدا ہے جس نے امی لوگوں میں سے انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ جب کہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا اور صاحب حکمت ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا آخرین میں خود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دوبارہ تشریف لائیں گے؟ ظاہر ہے یہ عقیدہ غیر اسلامی ہے۔ لہذا یہ ثابت ہوا کہ آپ ہی کا ایک امتی اور ظل بروز کامل آخرین میں مبعوث ہوگا جو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات میں اس قدر فنا ہو جائے گا کہ اس کا آنا گویا خود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کی بعثت کے مترادف ہوگا۔ اس کے سوا اس آیت کریمہ میں دیئے گئے وعدہ کا اور کوئی مطلب نکل ہی نہیں سکتا۔ اس کی تفصیل آگے چل کر ایک حدیث نبوی کی روشنی میں بیان ہوگی۔

4) اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ۔ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ۔ (سورۂ حج آیت 76)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے بھی اور انسانوں میں سے بھی رسول منتخب کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ کیونکہ وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اس آیت میں یَصْطَفِيْ جو مضارع کا صیغہ استعمال ہوا ہے حال اور مستقبل دونوں زمانوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ منتخب کرتا ہے اور منتخب کرتا رہے گا۔ گویا اس جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک سنت کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول منتخب فرماتا ہے۔ اور خدا کی سنت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ جیسا کہ فرمایا ہے:

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔

کہ تو خدا کی سنت میں کبھی تبدیلی نہیں پائے گا۔

5) يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (الاعراف ع ۴ آیت ۳۶)

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو! جب بھی تمہارے پاس تم میں سے رسول بنا کر بھیجے جائیں اور وہ تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر سنائیں تو جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے اور اصلاح کریں گے انکو آئندہ کیلئے کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ وہ ماضی کی کسی بات پر غمگین ہوں گے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ یہ بشارت دے رہا ہے کہ جب تک بنی آدم اس دنیا میں موجود ہیں، ان میں رسول آتے رہیں گے اور انسانوں کا فرض ہے کہ وہ ان پر ایمان لائیں۔ اس جگہ اگر چہ ساری نسل انسانی کو عمومی رنگ میں خطاب فرمایا گیا ہے لیکن در حقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد کے لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے ورنہ قرآن کریم کے نزول اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کے لوگوں پر یہ آیت کس طرح حجت ہو سکتی ہے۔

6) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا۔ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (سورۃ نور آیت 56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے انکے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور انکی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ یہاں امت محمدیہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ پختہ وعدہ فرمایا ہے کہ جس طرح اس سے پہلے امت میں خلیفے بنائے گئے اس طرح کے خلیفے اس امت میں بھی ضرور بنائے گا بشرطیکہ وہ ایمان و عمل صالح پر قائم رہیں۔ امت محمدیہ سے قبل امت موسویہ ہے۔ امت موسویہ میں دو طرح کے خلیفے ہوئے ایک وہ جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع بن نون کی شکل میں جانشین بنے اور ایک وہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں نبوت کا انعام پا کر آخری خلیفہ امت موسویہ کا بنایا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بالکل اسی طرح کی خلافت امت محمدیہ میں قائم ہوگی ایک تو جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ خلافت کا سلسلہ جاری ہوا اس کے علاوہ اس خلافت کا آنا بھی ضروری تھا جو نبوت کے رنگ میں ہو اور جب تک امت محمدیہ میں وہ خلیفہ ظاہر نہیں ہوتا جو نبوت کے مقام پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز اور امتی ہو۔ اس وقت تک اس آیت میں عطا فرمائے گئے وعدے تکمیل کو نہیں پہنچ سکتے۔

7) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔

(سورۃ الاحزاب آیت: 41)

ترجمہ: محمد تمہارے جیسے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

یہ وہ آیت کریمہ ہے جس کے متعلق عام طور پر یہ تاثر قائم ہو چکا ہے کہ گویا آئندہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر طرح کی نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے کیونکہ یہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کا خطاب بخشا گیا ہے۔

اول تو یہاں خاتم ت کی زبر کے ساتھ آیا ہے جس کے معنی ختم کرنے والے کے کسی صورت میں نہیں ہو سکتے۔ خاتم بمعنی مہر کے ہیں جیسا لغت میں اس کے معنی بیان ہوئے ہیں اَلْخَاتَمُ مَا يُخْتَمُ بِهٖ یعنی خاتم سے مراد وہ مہر ہے جس کے ذریعہ مہر لگائی جاتی

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

بینن (Banin) مغربی افریقہ میں حکومت کی طرف سے

عظیم احمدی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے یادگاری ڈاک ٹکٹ کا اجراء

جماعت احمدیہ بینن کی طرف سے وسیع پریس کانفرنس کا انعقاد☆سلام ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف بینن یونیورسٹی آف بینن کے ڈائرکٹر اور محکمہ ڈاک بینن کے ڈائرکٹر کے علاوہ ممتاز شخصیتوں کی شمولیت☆مذکورہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے 20 طلباء اور 38 صحافیوں کی شرکت☆ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں بھرپور کوریج

..﴿رپورٹ:: مکرم رشید احمد صاحب طیب مبلغ سلسلہ﴾..

عظیم عالمی شہرت یافتہ احمدی مسلم سائنسدان نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم نے تیسری دنیا کے ممالک میں علمی اور سائنسی ترقی کے لئے اپنی عمر وقف کر رکھی تھی۔اس مقصد کے لئے اٹلی میں آپ کا قائم کردہ عظیم الشان ادارہ آئی سی ٹی پی آپ کے حسین خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرتا چلا جارہا ہے۔

بہت سے ممالک نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو اپنے ہاں مدعو کر کے علمی اور سائنسی ترقی کے لئے قیمتی رہنمائی حاصل کی۔مغربی افریقہ کا ملک بینن (Benin) بھی ان خوش قسمت ممالک میں سے ایک ہے جس کی حکومت نے 1987ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو اپنے یہاں مدعو کیا۔آپ کے اعزاز میں یہاں مختلف پروگرام منعقد کئے گئے اور بینن یونیورسٹی میں سائنسی تحقیق کا ایک ادارہ قائم کیا گیا جسے محترم ڈاکٹر صاحب کے نام سے معنون کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کے دورہ کے دوران آپ کے مضبوط جذبۂ ایمانی کا عکاس ایک بہت ہی روح پرور واقعہ پیش آیا جو ضمناً یہاں تحریر کیا جاتا ہے۔ہوا یوں کہ آپ کی آمد کے موقع پر اس وقت یہاں موجود احمدی افراد بہت خوش تھے۔لیکن ساتھ فکرمند بھی تھے کہ پتہ نہیں ان کی ڈاکٹر صاحب جیسی عظیم ہستی سے ملاقات ہو پاتی ہے یا نہیں۔کیونکہ اس وقت یہاں جماعت کا مشن اتنا ترقی یافتہ نہ تھا اور نہ ہی جماعت کی کوئی بڑی اور اچھی مسجد تھی۔اس وقت کے ایک مسلمان غیر احمدی وزیر ذوالکفل صاحب بھرپور کوشش کر رہے تھے کہ مسلمان کمیونٹی کی جانب سے ڈاکٹر صاحب کا شاندار استقبال کیا جائے۔اور دارالحکومت 'کوتونو' (Cotonou) کی بڑی مسجد میں خصوصی قالین بچھائے گئے تھے کہ ایک عظیم مسلم سائنس دان یہاں جمعہ پڑھنے کے لئے آئیں گے۔

ڈاکٹر صاحب نے جمعہ سے قبل ایک مقامی دوست سے پوچھا کہ یہاں احمدیہ مسجد کہاں واقع ہے۔تو آپ کو بتایا گیا کہ 'کافی تلاش کے بعد پتہ چلا ہے کہ فلاں علاقہ میں ایک چھوٹی سی ٹین کی چھتوں والی مسجد ہے'۔اس پر محترم ڈاکٹر صاحب نے وزیر موصوف سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں جمعہ کے لئے اسی مسجد میں جانا چاہتا ہوں چنانچہ آپ اپنے پروٹوکول وفد سمیت اس سادہ سی احمدیہ مسجد میں جمعہ کے لئے تشریف لائے اور اپنے روحانی بھائیوں سے مل جل گئے اور نماز جمعہ ادا کی۔

اس یادگاری تاریخی نماز جمعہ کی وفور محبت سے لبریز سنہری یادیں آج بھی مقامی احمدی احباب کے دلوں میں زندہ ہیں اور بہت سے احباب نے وہ تاریخی لمحات تصویروں میں قید کر کے اپنے پاس محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ سادہ چھوٹی سی مسجد جدید تعمیر کی دو منزلہ بہت بڑی مسجد کی شکل اختیار کر چکی ہے اور تعمیر کے بالکل آخری مراحل سے گزر رہی ہے۔اس کی تعمیر کا بیشتر خرچ مقامی احمدی احباب نے اپنے ذمہ لیا ہے اور اکثر احمدی احباب اسے ایک عظیم معجزہ تعبیر کر رہے ہیں۔اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم اور جماعت احمدیہ سے محبت و عقیدت میں اور بھی اضافہ ہو رہا ہے۔الحمدللہ علی ذالک۔

ڈاک ٹکٹ کا اجراء

بینن یونیورسٹی میں قائم شدہ ''سلام تحقیقاتی ادارہ'' کے ڈائریکٹر پروفیسر جین پیری ایزن Jean Pierre Ezin جنہیں ایک لمبا عرصہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے ساتھ افریقی ممالک میں کام کرنے کا موقعہ ملا ہے ایک لمبے عرصے سے اس کوشش میں تھے کہ وہ ڈاکٹر صاحب جیسی عظیم ہستی کو کسی طرح اپنے ملک میں متعارف کروائیں اور خراج تحسین پیش کر سکیں۔چنانچہ انہوں نے پہلے ملک کے محکمہ ڈاک ڈائریکٹر سے ملاقات کر کے مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی شخصیت اور ان کی خدمات سے انہیں آگاہ کرتے ہوئے آمادہ کیا کہ ان کا یہ آئیڈیا ہے۔کیوں نہ ہم اسے اس طرح ڈاک ٹکٹ جاری کر کے شرمندۂ تعبیر کریں۔ان ڈائریکٹر صاحب نے جب حامی بھرلی تو اعلیٰ حکام سے بات کی گئی حتی کہ صدر مملکت سے جب اس ضمن میں اجازت طلب کی گئی تو انہوں نے بخوشی اجازت دے دی۔چنانچہ نومبر 2001ء میں تاریخی ڈاک ٹکٹ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی تصویر اور تعارف کے ساتھ چھپ گیا اور جنوری 2002ء سے باقاعدہ جاری کر دیا گیا۔135 فرانک سیفا مالیت کا یہ ٹکٹ بینن ڈاک میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ٹکٹ ہے۔

پریس کانفرنس

جیسے ہی یہ ٹکٹ جاری ہوا، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن نے مجلس عاملہ اور مبلغین کی میٹنگ میں مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ فوری طور پر ایک وسیع پیمانہ پر پریس کانفرنس بلائی جائے جس میں عوام الناس کو اس عظیم ہستی کا تفصیلی تعارف کرایا جائے۔اور ساتھ ہی جماعت کی طرف سے حکومت بینن کا شکریہ بھی ادا کیا جائے۔چنانچہ اس مقصد کے لئے 30 جنوری 2002 کا دن مقرر کر کے تیاریاں شروع کر دی گئیں۔

تیاری

پریس کانفرنس کے انعقاد کے لئے دارالحکومت 'کوتونو' میں ایک نہایت خوبصورت اور شفاف ریسٹورنٹ کے بالائی ہال کا انتخاب کر کے اس کے لبنانی مالک سے بات کی گئی۔جب اسے پروگرام کا مقصد اور تفصیل بتائی گئی تو اس نے کہا کہ میں بھی مسلمان ہوں اور بحیثیت مسلمان اس عظیم سائنسدان کا بہت قدردان ہوں۔آپ کے اس پروگرام میں تعاون کر کے میں بہت خوشی محسوس کروں گا۔چنانچہ اس نے ریسٹورنٹ کا وہ وسیع اور خوبصورت ہال بلا معاوضہ ہمیں دے دیا۔

جگہ حاصل کرنے کے سلسلہ میں سارے انتظامات مکرم ڈاکٹر عبدالوحید خادم صاحب نے کئے۔اس کے بعد ہال کی سجاوٹ اور سیٹنگ وغیرہ کا کام مکرم خالد محمود صاحب، مجیب احمد منیب صاحب اور خاکسار پر مشتمل مبلغین سلسلہ نے انجام دیے۔سٹیج کے عقب میں قریباً چار میٹر لمبا بینر آویزاں کیا گیا تھا جس کے ایک طرف ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نوبل انعام لیتے وقت کی تصویر اور دوسری طرف جاری ہونے والے ڈاک ٹکٹ کی تصویر دکھائی گئی تھی۔درمیان میں احمدیہ صد سالہ جشن تشکر والا Logo بنایا گیا تھا۔اور نیچے جلی حروف میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا تعارف تحریر کیا گیا تھا۔

مکرم اصغر علی بھٹی صاحب اور انوار الحق بیگ صاحب مبلغین سلسلہ نے مقامی فعال خادم مکرم عثمان صاحب کے تعاون سے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے متعلق دستیاب معلومات وغیرہ کے انگریزی مواد سے فرانسیسی زبان میں ایک تفصیلی مقالہ کی صورت میں مواد تیار کیا جسے پریس کانفرنس میں پیش کیا جانا تھا۔جماعت سے دو بہت ہی عقیدت رکھنے والے عیسائی صحافی دوستوں آریمی شوبادے (Arimi Chobade) صاحب اور کرسٹن توہا (Christian Toha) صاحب نے ملک کے تمام معروف اخبارات کے دفاتر، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نمائندگان سے روابط کر کے انہیں مدعو کرنے کی ذمہ داری احسن رنگ میں نبھائی۔جزاھما اللہ احسن الجزاء۔

پریس کانفرنس کا انعقاد

پریس کانفرنس کے آغاز میں مکرم امیر صاحب جماعت بینن نے دو خصوصی مہمانوں، سلام ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف بینن یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر جین پیری ایزن اور محکمہ ڈاک بینن کے ڈائریکٹر مکرم 'جبریل ٹوپانو' کو اپنی اور جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی سوانح اور آپکی خدمات کے بارہ میں قریباً چالیس منٹ کا مقالہ پیش کیا جس میں بالخصوص تیسری دنیا کے غریب ممالک میں سائنسی و علمی ترقی کے میدان میں آپ کی خدمات کا ذکر تھا۔اس کے ساتھ آپ نے اپنی اور جماعت احمدیہ بینن کی طرف سے محکمہ ڈاک اور حکومت بینن کا شکریہ ادا کیا کہ کس خوبصورت اور عمدہ طریق سے اس ملک نے ایک عظیم خادم انسانیت سائنس دان کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

اس کے بعد پروفیسر جین پیری ایزن صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ انہیں ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے ساتھ 20 سے زائد افریقن ممالک میں جانے کا موقع ملا اور انہوں نے ڈاکٹر صاحب کی ذات کو بہت قریب سے دیکھا۔اور اس عظیم ہستی کو نہایت سادہ مزاج اور عالی ظرف اور خدمت انسانیت سے لبریز پایا۔انہوں نے کہا کہ آج کی پریس کانفرنس میں امیر جماعت احمدیہ کا مقالہ سن کر میں حیران ہوں کہ آپ لوگوں کو کس قدر تفصیل سے ڈاکٹر صاحب مرحوم کے متعلق معلومات ہیں اور کتنا پیار اور خلوص آپ ان سے رکھتے ہیں۔اور یہ حیرت انگیز کانفرنس منعقد کیا گیا ہے۔اس پر ہمارا ادارہ یقیناً آپ کا شکرگزار ہے۔

نیز پروفیسر موصوف نے بتایا کہ ان کے ادارہ سے اوسطاً ہر سال بیس چنیدہ طلباء اٹلی میں سلام انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ میں سپیشل کورس کے لئے منتخب ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ ایک لمبے عرصہ سے جاری ہے اور اب تک قریباً ایک سو سے زائد سکالرز جو کہ ہمارے ادارہ کے فارغ التحصیل ہیں اٹلی سے اپنے کورس مکمل کرنے کے بعد افریقہ کے مختلف ممالک کی یونیورسٹیوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مکرم جبریل 'ٹوکوپانو' ڈائیریکٹر محکمہ ڈاک نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے بہت غور و خوض اور سوچ بچار کے بعد یہ ڈاک ٹکٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور آج جب اس کانفرنس میں شرکت کر کے اس عظیم ہستی کے متعلق اتنی تفصیل سے سنا ہے تو ہم پوری طرح سے مطمئن اور خوش ہیں کہ ہمارا یہ اقدام نہایت صحیح اور بروقت تھا۔اور وہ عظیم انسان واقعی اس بات کا مستحق ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک کم از کم اس سطح پر اسے یاد رکھیں۔

بقیہ صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

مجلس انصاراللہ جرمنی کی تبلیغی مساعی

متعدد سعید روحوں کا قبول احمدیت

☆......زعیم انصار اللہ ہمبرگ نے ایک تبلیغی نشست اپنے گھر پر کروائی اس نشست میں مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے شرکت کی اور جماعت کا تعارف کروایا۔اس میٹنگ میں 9 جرمن احباب و خواتین نے شرکت کی۔ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

☆......زعیم انصار اللہ لیمبرگ نے ایک تبلیغی نشست کروائی جس میں ایک رشین فیملی جن کی تعداد چھ تھی نے اس میٹنگ میں شرکت کی۔ان کو جماعت کے بارہ میں بتایا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

☆......زعیم انصار اللہ فرائے برگ نے دیگر جماعتوں سے ملکر دو تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا۔جس میں ایک انجینئر اپنی فیملی کے ساتھ شامل ہوئے۔انہوں نے نظام جماعت کے نظم و ضبط اور اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے پر شکریہ ادا کیا۔اور اپنی طرف سے 50 مارک بطور عطیہ ادائیگی کی۔

دوسری میٹنگ عرب احباب کے ساتھ ہوئی۔جس میں مولانا جلال شمش صاحب نے شرکت کی اور بڑے خوشگوار ماحول میں تبادلہ خیال ہوتا رہا۔اور ان کے سوالات کے مبلغ صاحب نے تسلی بخش جواب دیئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے 28 احباب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔الحمد للہ۔حضور اقدس کی خدمت میں دعائیہ خط تحریر کیا گیا۔حضور اقدس نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے دعا کی۔

"الحمد للہ۔ اللھم زد و بارك وثبت اقدامھم"

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو بار آور فرمائے آمین (راجہ محمد سلیمان قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ جرمنی)

☆☆☆

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں پانچ نئے ہومیو پیتھک کلینک کا قیام

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے جماعتی مرکز 'دارالسلام' میں ہومیو پیتھی کلینک پہلے ہی سے محترم مظفر احمد صاحب درانی امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ اور محترم میاں غلام مرتضیٰ صاحب کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔اور کئی دکھی انسانوں نے اس سے شفا پائی ہے۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کلینک کی مزید درج ذیل پانچ شاخیں کھول دی گئی ہیں۔

۱)......صوبہ ارنگا میں

۲)......کیبیٹی (Kibiti) میں۔

۳)......موروگورو (Morogoro) میں۔

۴)......سونگیا (Songia) میں۔

۵)......ٹانگا (Tanga) میں۔

جیسا کہ ظاہر ہے ان کلینکس کے لئے کوئی علیحدہ طور پر عمارتیں تعمیر نہیں کی گئیں بلکہ مشن ہاؤس یا آفس کے کسی ایک کونے میں مربیان تھوڑی سی دوائیاں سادگی کے ساتھ سجا لیتے ہیں اور کسی بھی ضرورت مند دکھی انسان کی خدمت کے لئے سرگرم ہو جاتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملک کے مختلف حصوں میں مربیان کے ذریعہ شفا کے غیر معمولی اور حیرت انگیز واقعات کا رونما ہونا اس بات کی کھلی شہادت ہے۔

یہ کلینکس تنزانیہ میں ہو یا دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک میں جو مربیان کے ذریعہ سادگی کے ساتھ چلائے جا رہے ہیں۔بظاہر معمولی سہی مگر انکے پیچھے جو جذبہ کارفرما ہے وہ معمولی نہیں۔یہ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دلی خواہش اور تمنا ہے اور آپ ہی کی ہدایت بھی ہے اور مربیان کے اس میدان میں پوری طرح تجربہ کار نہ ہونے کے باوجود بھی ان کلینکس کے ذریعہ شفا کے غیر معمولی واقعات رونما ہونے کے پیچھے یقیناً مقبول دعائیں کارفرما ہیں۔

لمبے عرصہ تک آپ کا ہومیو پیتھی سے وابستہ رہنا، ایم ٹی اے پر لیکچرز دینا، پھر ان لیکچرز کو مرتب کروا کر کتاب کی شکل میں چھپوانا اور پھر ان تمام معاملات کی انجام دہی میں گہری دلچسپی اور ذاتی توجہ اور نگرانی نہ صرف آپ کے قلب صافی میں مخلوق خدا کی ہمدردی و بھلائی کیلئے موجزن بے پناہ جذبات کی آئینہ دار ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ آپ ہی کی دعاؤں کا اعجاز ہے جو غیر معمولی شفا کی صورت میں ملک ملک میں جلوے دکھا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ حضور انور کی صحت و عمر میں اور تمام مہمات دینیہ میں بے حد برکتیں عطا فرماتا رہے۔آمین۔☆☆

لائبیریا (مغربی افریقہ) کے موضع Lyean Town میں

مسجد اور مشن ہاؤس کا افتتاح

لائبیریا کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے امسال ایک مسجد اور ایک مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔یہ مسجد اور مشن ہاؤس بومی کاؤنٹی کے Lyean Town میں تعمیر ہوئے ہیں۔

مسجد کا سنگ بنیاد 23 مارچ 2001ء بروز جمعۃ المبارک مکرم محمد اکرم صاحب باجوہ امیر و مشنری انچارج لائبیریا نے رکھا تھا۔۲ نومبر ۲۰۰۱ء بروز جمعۃ المبارک آپ ہی نے اس کا افتتاح فرمایا۔

افتتاح کے موقع پر ۵۰ ٹاؤنز کے وفود کے علاوہ صدر ریپبلک آف لائبیریا کی اہلیہ الحاج فاطمہ ٹیلر صاحبہ اور علاقے کے ڈسٹرکٹ کمشنر نے بھی شرکت کی۔۵۰۰ سے زائد افراد اس تقریب میں شامل ہوئے۔الحاج فاطمہ ٹیلر صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا "جماعت احمدیہ مسلمانوں اور بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے"۔اس افتتاحی تقریب کے اختتام پر مہمانوں کی خوش ذائقہ کھانوں سے تواضع کی گئی۔جو کہ مقامی لجنہ نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا۔

مشن ہاؤس

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ لائبیریا کو اس علاقے میں نہ صرف مسجد بلکہ ایک مشن ہاؤس بھی تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔یہ خوبصورت مشن ہاؤس مسجد کے دائیں جانب ۳۰ فٹ کے فاصلہ پر ہے۔اس مشن ہاؤس کا سب کام بذریعہ وقار عمل ہوا۔مشن ہاؤس کا افتتاح مکرم امیر و مشنری انچارج لائبیریا نے ۲۳ مارچ ۲۰۰۱ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ کے موقع پر کیا ☆☆ (جاوید اقبال لنگاہ مبلغ سلسلہ لائبیریا)

تحصیل کیری صوبہ باندودو (وسطی افریقہ) میں

نومبائعین کے پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کانگو کنشاسا کو کیری کے علاقے میں پہلی تربیتی کلاس برائے نومبائعین منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اس کلاس کے انعقاد کی اطلاع پہلے سے صدران جماعت کو بذریعہ خطوط کر دی گئی تھی۔

یہ کلاس ۲۶ راکتوبر ۲۰۰۱ء کو شروع ہوئی اور ۱۰ر نومبر تک جاری رہی۔جس میں جماعت احمدیہ کیری کے کل ۲۳ احباب نے شرکت کی۔جن میں ۱۳ امام الصلوٰۃ اور ۱۰ دیگر احباب شامل ہوئے۔کیری کے علاقے میں خدا کے فضل سے جماعت دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ٹریفک کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے بعض مخلصین اس کلاس میں شمولیت کے لئے تین دن کا پیدل سفر طے کر کے مقررہ تاریخ کو مقام کلاس کیری پہنچے۔

کلاس کا آغاز خطبہ جمعہ سے ہوا۔جس میں خاکسار نے قرآن و حدیث کی روشنی میں علم کی اہمیت پر خطبہ دیا اور نماز جمعہ کے بعد ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں تربیتی کلاس کی غرض و غایت بیان کی گئی۔

ان ایام میں روزانہ نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا جاتا رہا۔اس کلاس میں نومبائعین کو قرآن کریم، احادیث، نماز سادہ و باترجمہ، اہم فقہی مسائل اور اختلافی مسائل کے علاوہ بعض اہم تربیتی امور سکھائے گئے۔روزانہ کلاس کے بعد سوالات کا بھی موقع دیا جاتا۔نماز مغرب کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" کا درس ہوتا رہا۔

کلاس کے اختتام پر طلباء کا ایک مختصر علمی جائزہ بھی لیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے کلاس کے تمام شرکاء نے اس سے بھرپور استفادہ کیا اور وہ اس عزم اور ولولہ کے ساتھ واپس لوٹے کہ جو اچھی باتیں انہوں نے یہاں سے سیکھی ہیں وہ واپس اپنے اپنے علاقہ میں جا کر ان کا فیض عام کریں گے۔اللہ تعالیٰ اس کے بابرکت اور شیریں ثمرات عطا فرمائے۔☆☆

(طاہر منیر بھٹی مبلغ سلسلہ)

☆☆☆

درخواست دعا

☆......خاکسار کے والد مکرم جلال الدین خان صاحب جماعت احمدیہ کیرنگ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں انکی کامل شفایابی کے لئے اور خاکسار کے روزگار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(جمال الدین خان کیرنگ)

☆......مکرم حبیب الرحمٰن خان صاحب اپنی والدہ مکرمہ فاخرہ بی بی صاحبہ کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

☆......اہلیہ صاحبہ مکرم صمد خان صاحب مرحوم اعلان کرواتی ہیں کہ خاکسارہ اکثر بیمار رہتی ہے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کے شوہر مکرم ناصر احمد طارق صاحب گلف میں ملازم ہیں انکی صحت و سلامتی درازی عمر نیز بچے کے روشن مستقبل اور میری صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سیدہ قدسیہ ناصر جڑچرلہ۔اے پی)

بدر آپ کا جماعتی آرگن ہے اس کی مالی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں

صوبہ ہریانہ کے شہر جیند زون کی جماعتوں میں

یوم مسیح موعودؑ کے جلسوں کا انعقاد اور نومبائعین کی بکثرت شرکت

﴿رپورٹ طاہر احمد طارق مبلغ جیند﴾

جیند......مورخہ 22 مارچ کو بعد نماز جمعہ خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم سجاد احمد صاحب معلم سلسلہ جیند نے سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔آپ کے بعد مکرم بکی خان صاحب اور امید علی صاحب نے سیرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔آخر میں خاکسار نے 23 مارچ کی اہمیت بتائی۔دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

دالم والا......۲۳/مارچ بعد نماز عشاء پہلی بار جماعت احمدیہ دالم والا میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم نہال الدین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سجاد احمد صاحب نے کی دوسری تقریر مکرم منیر بھٹی صاحب نے ''احمدیت کی صداقت پر کی'' کی۔آخر پر صدر اجلاس نے شکریہ احباب کے بعد دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

نڈانہ......۲۵/مارچ کو جماعت نڈانہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم مہندر خان صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت اور اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔اس کے بعد مکرم گلاب خان صاحب نے اظہار خیال کیا۔صدر اجلاس کی دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

گوگڑیاں......۲۷ تاریخ کو مکرم دیوان علی صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔مکرم منیر احمد صاحب بھٹی، مکرم سجاد احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔صدر اجلاس نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔

ملک پور......یہاں پر مکرم مانگے خان صاحب صدر جماعت ملک پور کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔مکرم وزیر خان صاحب، مکرم صداقت حسین صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

بیانی......بیانی میں ۲۳/مارچ کو مکرم راجیش خان صاحب قائد مجلس کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم ستے وان صاحب نے تقریر کی اس کے بعد صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔

گلکنی......مکرم مانگے خان صاحب کی زیر صدارت ۲۴/مارچ کو یہاں جلسہ منعقد ہوا۔تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔بعدہ صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کرائی۔

جاجوان......مورخہ ۲۵/مارچ کو یہاں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔اس اجلاس میں مکرم مانگے خان صاحب اور مکرم صداقت حسین صاحب نے تقاریر کیں آخر پر دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔اس جماعت میں پہلی دفعہ جلسہ منعقد ہوا۔

باس......۲۳/مارچ کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم ماسٹر اصغر صاحب صدر جماعت باس کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔اس جلسہ میں عزیز رسول، مکرم نسیم احمد صاحب اور مکرم عبد المؤمن صاحب نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔صدر اجلاس کے خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

پٹھواڑ......مکرم مجید خان صاحب کی صدارت میں ۲۱ مارچ کو یہاں جلسہ منعقد ہوا۔مکرم اعجاز احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم سید عبد المؤمن صاحب نے تقاریر کیں صدر اجلاس نے شکریہ احباب ادا کیا اور اجتماعی دعا کرائی۔

سلچپانی......۲۴/مارچ کو یہاں مکرم جمعہ دین صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔پہلی تقریر مکرم اعجاز احمد صاحب معلم سلسلہ کی ہوئی۔دوسری تقریر سید عبد المؤمن صاحب نے کی۔اس کے بعد صدر اجلاس نے احباب جماعت کو نصیحت کی اور اجتماعی دعا کرائی۔اس کے ساتھ ہی جلسہ برخاست ہوا۔

تھرانہ......مکرم بساؤ خان صاحب کی صدارت میں یہاں ۲۶/مارچ کو جلسہ ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم سید عبد المؤمن صاحب اور مکرم اعجاز احمد صاحب کی تقریر ہوئی۔آخر میں صدر اجلاس نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

راجگڑھ......مکرم سریندر خان صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم سید عبد المؤمن صاحب نے تقریر کی آپ کے بعد مکرم صدر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور دعا کرائی۔

اوگالن......مکرم منیر احمد صاحب بھٹی صدر جماعت اوگالن کی زیر صدارت ۲۲ مارچ کو جلسہ ہوا۔اس اجلاس میں مکرم سلیم احمد صاحب، مکرم سید عبد المؤمن صاحب اور مکرم نسیم احمد صاحب نے تقاریر کیں صدر اجلاس کی اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

گھڑی......۲۵ مارچ کو یہاں مکرم ہوا سنگھ صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔مکرم نسیم احمد صاحب اور مکرم سید عبد المؤمن صاحب نے تقریر کی۔صدر اجلاس کے خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا

گاندرہ (روہتک)......مکرم ظفر اللہ خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔مکرم مقبول خان صاحب، مکر اعجاز احمد صاحب کی تقاریر ہوئیں۔اس کے بعد صدر اجلاس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور دعا کرائی۔

کھڑکھڑہ (روہتک)......مکرم نذیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ایک تقریر مکرم اعجاز احمد ساگر معلم سلسلہ کی ہوئی۔بعدہ صدر اجلاس نے خطاب کیا اور دعا کرائی۔

دھناناں (روہتک)......مکرم وزیر احمد صاحب کی صدارت میں ۲۳ مارچ کو جلسہ ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم اعجاز احمد ساگر معلم سلسلہ نے تقریر کی بعدہ صدر اجلاس نے تقریر کی اور اجتماعی دعا کرائی

فتح گڑھ چھنے......مورخہ ۳۰ مارچ کو یہاں مکرم اعجاز احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔اس اجلاس میں صدارتی خطاب کے علاوہ ایک تقریر مکرم سید عبد المؤمن صاحب کی ہوئی۔صدر اجلاس کی اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بڑہ......۲۷ مارچ کو یہاں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔پہلی تقریر مکرم منیر بھٹی صاحب نے کی۔دوسری تقریر خاکسار نے کی اور جماعت کے قیام اور مقاصد کے بارہ میں احباب کو توجہ دلائی۔دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

یوم مسیح موعود کے اجلاسات کروانے میں خاکسار کے ساتھ کام کرنے والے معلمین مکرم اعجاز احمد ساگر صاحب مکرم سید عبد المؤمن صاحب مکرم صداقت حسین صاحب مکرم سجاد احمد صاحب نے بہت تعاون دیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے

...... ❀❀❀ ......

درخواست دعا

خاکسار کے بچوں کے امتحانات ہو رہے ہیں نمایاں کامیابی کے لئے، نیز خاکسار کے کاروبار میں برکت اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (رحیم خان چودوار، کٹک، اڑیسہ)

☆......مکرم منظور احمد صاحب جڑ چرلہ سیکرٹری مال اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت سلامتی کاروبار میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

☆......مکرم میر احمد صاحب فاروق اپنے بچے کی بیماری سے کامل شفایابی کے لئے، نیز بھائی، والدہ، اہلیہ، بچوں کی صحت وتندرستی، کاروبار میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت ۱۰۰ روپے۔

☆......میر احمد صاحب اسلم بہنوئی، والدہ کی صحت وسلامتی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے، والد صاحب مرحوم میر احمد اشرف صاحب کی درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

ولادت

میرے پوتے عزیزم شمیم احمد عارف قائد مجلس ایڈمنٹن (کینیڈا) کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حسیب احمد عارف تجویز ہوا ہے۔بچہ وقف نو میں شامل ہے۔احباب سے بچہ وانکی والدہ اور والد کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ہاجرہ بیگم اہلیہ محمد حسین صاحب مرحوم درویش قادیان)

گجرات کے کیمپوں میں ایک لاکھ مسلمان غیر محفوظ اور تنگ حالی کے ماحول میں رہ رہے ہیں

احمد آباد، 31 مارچ (آئی اے این ایس) گجرات میں فرقہ وارانہ دنگے کی وجہ سے مختلف راحت کیمپوں میں پناہ لے چکے مسلمانوں کا جینا دشوار ہو گیا ہے۔یہ کیمپ نہ صرف غیر محفوظ ہیں بلکہ یہاں سہولتیں بھی بھاری قیمت پر ملتی ہیں لوگ اب یہاں دنگائیوں سے نہیں بلکہ بھوک سے لڑ رہے ہیں۔

غور طلب ہے کہ فروری مہینے سے ہی صوبہ کے قریب 100 راحت کیمپوں میں ایک لاکھ مسلمان غیر محفوظ اور تنگ حالی کے ماحول میں رہ رہے ہیں۔احمد آباد کے 40 کیمپوں میں قریب 60 ہزار فساد سے متاثرہ لوگ رہ رہے ہیں۔یہاں نہ صرف خوراک کی بھاری قلت ہے بلکہ کبھی بھی کوئی بھیانک بیماری لوگوں کو لگ سکتی ہے۔کیمپ میں چاروں طرف گندگی کا عالم دکھائی دیتا ہے۔برسر اقتدار بھاجپا کے ایک نیتا اور کیمپ کے انچارج انعام العراقی کا کہنا ہے کہ سرکار کی طرف سے فساد سے متاثر کیمپ میں رہ رہے لوگوں کو بے حد کم خوراک دی جاتی ہے ان کا کہنا ہے کہ اوسطاً ایک شخص کو 15 دنوں کے لئے سرکار کی طرف سے 100 گرام آٹا 50 گرام چینی 100 گرام چاول اور 50 گرام دال دی جاتی ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ سامان خوراک کافی کم ہے۔لوگوں کو اپنی بھوک مٹانے کے لئے کسی اور ذریعہ کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔عراقی نے کہا کہ دنگے میں اپنے سگے سمبندھیوں کو کھو چکے مسلمان اب فقیر ہو چکے ہیں۔انہوں نے ایک ٹرانسپورٹ کمپنی کے مالک یوسف منصوری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ کبھی یہ شخص لکھ پتی ہوا کرتا تھا لیکن آج یہ فقیر ہو چکا ہے۔فسادیوں نے یوسف کے لڑکوں کو آگ کے حوالے کر دیا تھا۔یوسف ان سینکڑوں بدنصیب لوگوں میں سے ایک ہے جنہیں فسادیوں نے فقیر بنا دیا ہے۔یوسف کا کہنا ہے کہ اب ان کے سامنے بھوک مری سب سے بڑا مسئلہ ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم تو رمضان مبارک کے درمیان بھوکے رہنے کے عادی ہو چکے ہیں اور کسی نہ کسی طرح بھوک برداشت کر لیں گے لیکن بچوں کو بھوک سے کیسے آزادی دلائی جا سکتی ہے۔ایک پناہ گزین کیمپ میں رہ رہے محمد اسماعیل نے کہا کہ بھوک اپنے آپ میں بہت بڑا عذاب ہے اور اس سے لڑنا اتنا آسان نہیں ہے ☆☆ (ہند سماچار جالندھر 1-4-02)

بھارتیہ یوا سماج سمتی کے ماسٹر شوکت علی کا کھلا خط

جماعت اسلامی مالیر کوٹلہ کے امیر مولانا عبدالرؤف کے نام

ماسٹر شوکت علی صاحب آف سہارنپور جن کا تعلق بھارتیہ یوا سماج سمتی سے ہے ایک غیر احمدی مسلمان ہیں۔ انہوں نے جماعت اسلامی پنجاب کے صدر مولانا عبدالرؤف کے نام ایک خط تحریر کیا ہے جو ہم ذیل میں من وعن شائع کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ان کے خیالات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب مولانا عبدالرؤف صاحب امیر جماعت اسلامی ہند حلقہ پنجاب

28 جنوری 2000ء کو دعوت اخبار میں آپکا مضمون قادیانیوں کے خلاف پڑھا بہت دکھ اور افسوس ہوا۔ حالانکہ میں حنفی دیوبندی مسلک سے ہوں پہلے تو یہ شعر ملاحظہ فرمایئے اسکے بعد بغور بلا تعصب مری تحریر پر نگاہ ڈالئے:

تعصب چھوڑ ناداں دہر کے اس آئینہ خانہ میں
یہ تصویریں ہیں تری سمجھا ہے جنہیں برا تو نے
ابن مریم مر گیا یا زندہ جاوید ہے
ہیں صفات ذات حق حق سے جدا یا عین ذات
آنے والے سے مسیح ناصری مقصود ہے
یا مجدد جسمیں ہوں فرزند مریم کے صفات
بہتر فرقوں کا جھگڑا تو ہے بس ایک مجبوری
حقیقت سے ناواقف اور افسانوں میں الجھے ہیں

صحافی حضرت مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط ایڈیٹر روزنامہ الجمیعت دہلی کا غالباً وہ مضمون آپکی نگاہ سے نہیں گذرا جو شبستاں اردو ڈائجسٹ نئی دہلی نومبر 1974ء میں شائع ہوا تھا۔ براہ کرم پڑھئے۔ انشاء اللہ فیض پہنچے گا۔ شیخ محمد اکرام مؤرخ کی کتاب موج کوثر تاج کمپنی ترکمان گیٹ سے شائع ہو چکی ہے۔ اسکا مطالعہ کیجئے اسمیں آپکو بہت کچھ ملے گا۔ اور سنی علماء شیعہ علماء سے ہار گئے پڑھئے تاریخ فرشتہ اردو جلد دوم صفحہ 313-312 مولانا تھانوی اور مولانا بریلوی پڑھئے دعوت 14 اکتوبر 1999ء ہندوستانی مسلمان حصہ دوم صفحہ 91 پڑھئے دعوت 22 فروری 2000ء صفحہ 5 کالم 1 سطر 24 سے 33 تک جلیل الرحمٰن ندوی بغور پڑھئے۔ دعوت 19 دسمبر 1999 خبر و نظر پڑھئے۔ شیعہ اور سنی نام کتاب مصنف ایک مصری سنی عالم محمود صاحب پڑھئے۔ سرسید احمد خاں مولانا الطاف حسین حالی ڈاکٹر علامہ اقبال کو ذرا غور سے پڑھئے۔

موریس بوکائے کی کتاب بائبل قرآن اور سائنس پڑھئے۔ اور حدیثوں پر جو اسکا اعتراض ہے ذرا غور سے پڑھئے اور قرآن پر اسکا کوئی اعتراض اس لئے نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لے لیا ہے۔ اسلئے وہ قرآن کی عظمت اور بڑائی کو مان کر قائل ہو گیا کہ واقعی یہ کتاب الٰہی ہے اور بائیبل کی تحریف کا قائل ہو گیا مگر حدیثوں کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے نہیں لیا۔ اسی لئے انہیں گھٹا بڑھا دیا گیا۔ میں خود آپکو ایسی بہت سی حدیثیں دکھا سکتا ہوں کہ جب بغور مطالعہ کریں گے مان جائیں گے واقعی یہ حدیثیں نہیں ہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دی گئیں ہیں۔ اب کچھ آپ بیتی میرے قلم سے لکھی پڑھئے۔ اپریل 1980ء میں میں حیدرآباد دکن میں تھا میں ایک عالم سے ملا میں نے انکو سلام عرض کیا انہوں نے میرے سوال کا جواب نہ دے کر پوچھا کہ تم کون ہو۔ میں نے کہا مسلمان ہوں انہوں نے کہا کون سے مسلمان ہو میں نے کہا جناب میں قرآن پر ایمان رکھتا ہوں۔ رسالت پر ایمان ہے کلمہ پر ایمان ہے اور مسلمان کسے کہتے ہیں میں نے سر پر ٹوپی پہن رکھی ہے منہ پر داڑھی ہے کرتہ پائجامہ پہنے ہوئے ہوں۔ پھر بھی آپ مجھے مسلمان نہیں سمجھ رہے کہنے لگے نہیں آپ اپنا مسلک بتایئے۔ میں نے کہا حنفی ہوں۔ انہوں نے میری جانب عجیب انداز سے دیکھا میں سمجھ گیا یہ اور کسی مسلک کے مسلمان ہیں میں نے کہا کیا حنفی مسلمان نہیں ہوتے انہوں نے فرمایا جنکو تم امام ابوحنیفہ کہتے ہو وہی مسلمان نہیں تھے تو پھر انکے پیروکار کیسے مسلمان ہوئے۔ قصہ مختصر انہوں نے میرا سلام قبول نہیں کیا۔

ماہ رمضان مبارک دسمبر 1966ء کو میں لوہا منڈی آگرہ میں تھا بعد نماز مغرب امام صاحب کے حجرہ میں گیا میں نے کہا السلام علیکم و رحمۃ اللہ انہوں نے جواب میں وعلیکم السلام کہا اور دریافت فرمایا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں میں نے کہا جناب سہارنپور سے یہ سنتے ہی امام صاحب آگ بگولہ ہو گئے۔ لگے اناپ شناپ بکنے۔ میں سمجھ گیا امام صاحب مجھے دیوبندی سمجھ کر بلبلا رہے ہیں نہ انہیں مسجد کا خیال بس دیوبندیوں کو برا بھلا کہے جا رہے ہیں۔ مجھے بولنے کی نوبت بھی نہیں دے رہے۔ جب بہت دیر ہو گئی میں نے کہا جناب آپ کو غلط فہمی ہے کیا سہارنپور میں گدھے گھوڑے نہیں رہتے یہ سنتے ہی انہیں تسلی ہو گئی کہ ہاں سہارنپور میں بھی بریلوی رہتے ہیں اور میں سلام کر کے کھسک گیا۔

عراق اور ایران کی جنگ ہو رہی تھی۔ اتفاقاً میں کلیکٹریٹ میں ایک وکیل صاحب کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ وکیل صاحب مسلمان تھے انکے دو منشی جو کہ میری برادری کے اور رشتہ دار تھے باتوں باتوں میں میں نے کہہ دیا کہ عراق جارح ہے انہوں نے مجھے اپنے تخت سے اتار دیا کہا کہ بھاگو تم تو شیعہ ہو گئے ہو۔

ابھی پچھلے سال کی بات ہے کہ پارلیمنٹ کے الیکشن تھے میں فتویٰ لینے پہنچ گیا دارجدید سہارنپور میں کہ کسکو ووٹ دیا جائے۔ فتویٰ کا جواب لکھ کر تو کیا دیتے۔ زبانی بھی کچھ سمجھا نہ سکے۔ اور بات تک گوارا کرنی نہیں سمجھی۔ واپسی میں حضرت شیخ الحدیث مولانا ذکریا کے کتب خانہ پر مسدس حالی لینے لگا وہاں پر باتوں باتوں میں پھر فتویٰ کی بات آ گئی۔ اتنے میں مولانا شاہد صاحب جو کہ مفتی بھی ہیں آ گئے کتاب فروش نے کہا کہ لو مفتی صاحب آ گئے انکو دکھلاؤ وہ فتویٰ۔ انہوں نے کہا ہاں دکھاؤ۔ میں نے فتویٰ جو کہ میرے پاس لکھا ہوا تھا دکھلا دیا کہنے لگے ایسا لگتا ہے کہ تم جماعت اسلامی کے آدمی ہو۔ میں نے کہا نہیں بھائی جماعت اسلامی کا آدمی نہیں ہوں۔ کہنے لگے کہ پھر بریلوی ہو بہک گئے ہو مجھے افسوس ہوا اگلے دن مولانا محمد عثمان فارقلیط کی کتاب جو کہ قادیانیوں کے بارہ میں تھی میں نے اسکا فوٹو اسٹیٹ کروا دیا اور مفتی شاہد صاحب کو جا کر دے آیا اس کتاب کو دیکھتے ہی کھلبلی مچ گئی اور مجھے قادیانی سمجھ لیا گیا اور اس کے بعد مجھ سے ملنے کو بھی منع کر دیا۔

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں
احکام تیرے حق ہیں مگر اپنے مفسر
تاویل سے قرآن کو بنا سکتے ہیں پازند

مضمون نگاری نہیں آتی اگر کوئی غلطی سمجھیں تو للہ درگزر فرمائیں کرم ہوگا۔ کیونکہ میں زیادہ پڑھا لکھا نہیں ہوں۔

فقط والسلام
بندہ شوکت علی بقلم خود

بھارتیہ یوا سماج سمتی (رجسٹرڈ) فون 729990
جنکنگر بھول گلی سہارنپور-247001

(مرسلہ خان محمد ذاکر خان بمیالوی سہارنپوری)

بسم اللہ

جو شخص مولانا غلام احمد قادیانی کو یا انکی جماعت کو اسلام سے خارج سمجھتا ہے، بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ یا تو ایسا شخص متعصب ہے یا لاعلم ہے۔ بلا تحقیق کسی کو صرف پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر کافر سمجھنا، کافر قرار دینا بڑے گناہ کا مرتکب ہونا ہے۔

فقط بندہ ناچیز ماسٹر شوکت علی

سب کی بھلائی کا خواہش مند

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ

بات کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو

طالب دعا

یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

111 واں جلسہ سالانہ قادیان 2002

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 111 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2002 کے انعقاد کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور 14 ویں مجلس مشاورت بھارت کے لئے 29 دسمبر بروز اتوار کی تاریخوں کی منظوری ازراہ شفقت فرمادی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خداتعالیٰ کے حضور جلسہ سالانہ قادیان و مجلس مشاورت بھارت 2002 کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ ...... زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

شکریہ .... خط کے لئے

☆...... ''الحمد للہ بدر دماغ کو روشن خیال وسیع النظر بنا رہا ہے۔ ''گوتم بدھ کو حاصل ہونے والا گیان'' اور گاہے گاہے باز خواں مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کا ایک مثالی وقار عمل پڑھکر بے انتہاء مسرت ہوئی۔ اسی لئے جماعت ساری دنیا کی مخالفت کے باوجود ترقی کے منازل میں ہے۔ راولپنڈی پاکستان کے احمدی نوجوان نے قربانی دے کر دونوں جہان میں اپنا مقام بلند فرمالیا ہے''

(محمد سمیع اللہ خان باز صدر اردو ملاپ سوسائٹی رجسٹر شموگہ)

❁❁❁

☆...... 10 اپریل کے بدر میں ''رام کے نام پر بتیائیں'' اداریہ پڑھکر دل باغ باغ ہوگیا۔ زبردست جواب دیا ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ خاکسار نے اب تک کافی لوگوں کو یہ اخبار پڑھوایا ہے۔ درج ذیل شعر ملاحظہ فرمایئے۔

نازتلوار کی قوت پہ اگر ہے تم کو ☆ ناتواں ہم بھی نہیں ہم بھی قلم رکھتے ہیں

(محمد ذاکر خان بمیالوی سہارنپور۔ یوپی)

❁❁❁

قائدین مجالس سے التماس

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت سے درخواست ہیکہ وہ اپنے مجلس کے جملہ خدام کے بلڈ گروپ چیک کرواکر ایک فہرست مرتب کریں اور یہ فہرست جلد از جلد دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو ارسال کریں اور اس کی ایک نقل اپنے پاس رکھیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

☆...... مورخہ ۲۸ر فروری کو مکرم راجہ جمیل احمد صادق معلم شوشک پنجاب کا نکاح محترمہ سائرہ بانو بنت مکرم یونس صاحب آف امروبہ یوپی کے ساتھ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ امروبہ میں مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد مدرس مدرسہ احمدیہ ونائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے بمبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ بارات کی قادیان سے روانگی سے قبل مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر مقامی وناظر اصلاح وارشاد نے مسجد مبارک میں اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے۔

(رفیق احمد طارق سرکل انچارج امرتسر)

☆ مورخہ ۶ر مارچ کو مکرم رمضان علی صاحب معلم وقف جدید بیرون راجستھان کا نکاح ہمراہ عزیزہ شمیم بیگم صاحبہ بنت امام الدین صاحب آف کیرنگ اڑیسہ کے ساتھ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر احمدیہ مسجد کیرنگ میں مکرم ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سلیم احمد سہارنپوری سرکل انچارج کشن گڑھ)

☆...... مکرم مولوی عزیز احمد صاحب اسلم سہارنپوری ابن مکرم شکیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ مقیم امرتسر کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مورخہ یکم جنوری ۲۰۰۲ کو جماعت احمدیہ کالکم میں منعقد ہوئی۔ مکرم مولوی پی عبدالناصر صاحب نے نکاح کا اعلان کیا بعد ازاں بارات مکرم محمد مانوئی صاحب کے گھر گئی جہاں ان کی بیٹی عزیزہ عائشہ کی رخصتی پر دعا ہوئی۔ رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(پی ظفر احمد کرولائی کیرالہ)

بقیہ صفحہ: (11)

اس کے بعد صحافیوں کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں، آپ کی خدمات اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کے تعلق کے بارہ میں سوالات کے جوابات مکرم امیر صاحب نے دئے۔

ایک صحافی نے پروفیسر ایزن صاحب سے سوال کیا کہ ہمارا ملک اور دیگر افریقی ممالک اس عظیم خادم انسانیت ہستی کی یاد کس طرح تازہ رکھ سکتے ہیں اور قدر کرسکتے ہیں؟

پروفیسر صاحب نے جواب دیا کہ سب سے اہم تو ڈاکٹر سلام کا تیسری دنیا کے لئے پیغام ہے کہ ہم ہر ملک میں سائنسی اور علمی ترقی کو سب سے زیادہ اہمیت دیں کہ اسی میں ہماری ترقی اور بقا کی ضمانت ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ بینن میں اس پر عمل شروع ہوچکا ہے اور اس کا منہ بولتا ثبوت ہمارا یہ ادارہ ''سلام انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ'' ہے اور پھر جس طرح سے ہماری حکومت نے یادگاری ٹکٹ کا اجراء کیا ہے یہ بھی ڈاکٹر سلام کو یاد رکھنے اور انہیں خراج تحسین پیش کرنے کا ایک خوبصورت انداز ہے۔

تقریب کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے بینن جماعت کی طرف سے ان دونوں معزز مہمانوں کی خدمت میں ایک ایک خوبصورت فریم شدہ ڈاک ٹکٹوں کا سیٹ تحفۃً پیش کیا جسے دونوں حضرات نے نہایت خوشی سے شکریہ کے ساتھ وصول کیا۔

نیز پروفیسر ایزن صاحب کو ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی ایک بڑی اور خوبصورت فریم شدہ تصویر ان کے ادارہ کیلئے پیش کی گئی جس پر پروفیسر موصوف کی خوشی قابل دید تھی۔

شرکاء

اس پریس کانفرنس میں مذکورہ بالا دو معزز مہمانوں کے علاوہ سلام انسٹی ٹیوٹ آف بینن یونیورسٹی کے 20 طلباء، 35 مقامی احمدی احباب، پانچ مرکزی مبلغین سلسلہ اور تین ڈاکٹر صاحبان اور 38 صحافی شامل ہوئے۔ جن میں نیشنل ٹیلیویژن اور ریڈیو کے نمائندگان، پانچ ایف ایم ریڈیو چینلز کے نمائندے اور بائیس اخباری نمائندے شامل تھے۔

صحافیوں کا اتنی بڑی تعداد میں کسی پریس کانفرنس میں آنا بھی اپنی نوعیت کا منفرد واقعہ تھا۔ جس کا اظہار اکثر صحافیوں اور دیگر مہمانوں نے بھی کیا۔ اور اکثر نے کہا کہ ہم نے اپنے مختلف اخبارات کے اتنی تعداد میں صحافی کبھی اکٹھے کسی پریس کانفرنس میں نہیں دیکھے۔

پریس کانفرنس کے اختتام پر تمام شرکاء کی تواضع کی گئی۔

ذرائع ابلاغ میں اشاعت

کانفرنس کے اگلے ہی دن ملک کے 14 بڑے اخبارات میں جلی سرخیوں کے ساتھ مع تفصیلات خبر شائع کی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ نیشنل ریڈیو اور جملہ FM ریڈیو چینلز سے کانفرنس کی خبر بار بار نشر کی گئی۔

نیشنل ٹیلی ویژن نے اپنے خبرنامہ میں تین منٹ پر مشتمل خبر تصویری جھلکیوں کے ساتھ نشر کی اور اگلے دن ان کے نمائندگان نے آکر امیر صاحب سے درخواست کی کہ ہم ایک تفصیلی پروگرام ڈاکٹر صاحب کے حوالے سے ٹیلی ویژن میں دینا چاہتے ہیں۔

چونکہ بینن ٹیلی ویژن کی نشریات سیلائٹ چینل کے ذریعہ بہت سے افریقی ممالک میں دیکھی جاتی ہیں اس لئے امید ہے کہ جہاں جہاں بھی یہ نشریات دیکھی جاتی ہیں وہاں کے عوام تک اس تاریخی پریس کانفرنس کے ذریعہ اس عظیم سائنسدان کے متعلق بیش قیمت معلومات ضرور پہنچی ہونگی۔ خداتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کی اس کاوش کو احسن رنگ میں قبول فرمائے اور جماعت کو ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

☆☆☆

بقیہ صفحہ: (10)

ہے جیسا کہ سورۃ بقرہ کی آیت میں ہے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ پس نبیوں کی مہر سے مراد یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ اعلیٰ درجہ کی قوت قدسی بخشی ہے اور ایسی توجہ روحانی سے سرفراز فرمایا ہے جو نبی تراش ہے یعنی آئندہ انعام نبوت صرف اور صرف اسی کو عطا ہوسکتا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت سے سند یافتہ ہو۔ اس کے سوا نبوت کے عطا ہونے کی اب کوئی اور صورت باقی نہیں رہی کیونکہ تمام قسم کے کمالات نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جمع ہو چکے ہیں اور اب کوئی ایسا کمال باقی نہ رہا۔ جس کو لیکر آئندہ کوئی ایسا نبی آئے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر نہ رکھتا ہو۔ پس ثابت ہوا کہ یہ آیت کریمہ بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے دروازے کو کھول رہی ہے نہ کہ بند کر رہی ہے۔ اگر خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی نبوت کو ختم کرنے والے ہیں تو بتایئے کہ اس سے پہلے جو چھ آیت قرآنیہ اعلان کر رہی ہیں کہ نبوت کا انعام امت محمدیہ سے نہیں چھینا گیا اور یہ کہ امت محمدیہ میں ایسے خلیفے کی بعثت کا بھی وعدہ دیا گیا ہے جو نبوت کے مقام پر فائز ہوگا اور یہ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخرین میں ایک ظل اور بروز کے ذریعہ بعثت مقدر ہے اور ان کے برعکس اور متضاد یہ آیت خاتم النبیین کھڑی ہو جائے گی اور اس صورت میں نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں تضاد اور تناقض کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (نساء: 83)

کہ اگر یہ کلام خدا کا نہ ہوتا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور وہ اس میں اختلاف وتضاد پاتے۔

پس آیت قرآنیہ میں تضاد اور تناقض کو تسلیم کرنا گویا قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے سے انکار کرنے کے مترادف ہے العیاذ باللہ۔

آئندہ قسط میں ہم انشاء اللہ احادیث نبوی کی روشنی میں اس مضمون پر مزید روشنی ڈالیں گے۔ (باقی)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Tel Fax :(0091)01872-20757
Tel Fax:(0091) 01872-21702

Vol:51 Wednesday 8th May 2002 Issue. No. 19

دارالافتاء سعودی عرب کا بریلویوں اور صوفیوں کے متعلق فتویٰ

"مصیبت سے نجات کے لئے فوت شدہ بزرگوں کو پکارنا اور ان کے لئے نذر ماننا اور ان کے لئے جانور قربان کرنا کفر اکبر ہے۔ تبلیغ کے بعد اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول ہوگی ورنہ مسلمان حکمران اسے مرتد قرار دے کر سزائے موت دے گا۔"

جنوری ۱۹۹۹ء میں دارالافتاء سعودی عرب کی جانب سے شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی سرپرستی میں سات علماء کے فتاویٰ سے تیار کردہ "فتاویٰ" کے نام سے دو جلدوں میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ اردو ترجمہ مولانا عطاء اللہ ساجد صاحب نے کیا ہے۔ جلد اول ۲۶۷ صفحات، جبکہ جلد دوم ۳۳۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ اسے مکتبہ دار السلام پبلشرز، ریاض، سعودی عرب نے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب سینکڑوں فتاویٰ پر مشتمل ہے اور وہابی طرز فکر کی عکاسی کرتی ہے۔ ذیل میں اس کے فتاویٰ کی چند ایک جھلکیاں قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کی جارہی ہیں۔

اس کتاب میں صوفیاء، طریقت، قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، نظامیہ، بریلویت، شیعہ ازم، وہابی مسلک کے مخالف اور اکثر دوسرے اسلامی فرقوں کو ناواجب، بدعتی، منافق اور کافر قرار دیا گیا ہے اور شاذ ہی کوئی مسلمان فرقہ بچا ہے جس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا گیا۔ ذیل میں ان کے کافر اور مسلمان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆☆☆

فتویٰ (۵۰۰۳)

کون سے گناہ سے کفر لازم آتا ہے؟

سوال:: جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے اس کے بارے میں دین اسلام کا کیا فیصلہ ہے؟ مصر میں ایک جماعت پیدا ہوئی ہے جو شرک باللہ کے علاوہ بھی کسی گناہ کے ارتکاب کرنے پر مسلمان کو کافر قرار دے دیتی ہے۔ تو کیا اللہ کی نافرمانی کے اعمال کا صدور اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ایک انسان کو کافر بنادیتا ہے۔ حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے؟

جواب:: الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ والہ واصحابہ وبعدُ۔ کبیرہ گناہ اپنی شناخت اور شدت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں ان میں سے کچھ تو شرک ہیں، کچھ نہیں ہیں۔ اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ وہ شرک کے سوا کسی گناہ کے مرتکب کو کافر نہیں کہتے۔ مثلاً قتل، شراب، زنا، چوری، یتیم کا مال کھانا، پاک دامن خواتین کو بدکاری کی تہمت لگانا، سود کھانا اور دوسرے کبیرہ گناہ۔ لیکن مسلمان حاکم کا فرض ہے کہ ان جرائم کا ارتکاب کرنے والوں پر اسلامی شریعت کے مطابق حد یا تعزیر نافذ کرے اور مجرم کا فرض ہے کہ وہ توبہ و استغفار کرے۔ لیکن ایسے گناہ کبیرہ (جن کا تعلق عقیدہ سے ہے) جیسے اللہ کے سوا کسی سے فریاد کرنا، مثلاً مصیبت سے نجات کے لئے فوت شدہ بزرگوں کو پکارنا اور ان کے لئے نذر ماننا اور ان کے لئے جانور قربان کرنا، اس قسم کے کبیرہ گناہ کفر اکبر ہیں۔ جو شخص ایسا کام کرے اسے صحیح مسئلہ بتانا چاہئے اور دلائل سے خوب واضح کرنا چاہئے۔ اس وضاحت اور تبلیغ کے بعد اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول ہوگی ورنہ مسلمان حکمران اسے مرتد قرار دیکر سزائے موت دے گا۔

☆☆☆

فتویٰ (۶۴۳۳)

صوفیانہ سلسلوں میں بدعات کا غلبہ ہے

سوال:: آج کل صوفیوں کے جو سلسلے پائے جاتے ہیں ان کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے؟

جواب:: الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ والہ واصحابہ وبعدُ۔ صوفیوں کے سلسلوں میں بدعات غالب ہیں ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ عبادات اور دوسرے کاموں میں نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے طریقے پر عمل کریں اور عبد الرحمٰن وکیل رحمہ اللہ کی کتاب "ھذہ ھی الصوفیہ" کا مطالعہ کریں۔

☆☆☆

فتویٰ (۹۸۴۸)

صوفیانہ سلسلوں سے بچنا چاہئے

سوال:: کیا صوفیوں کے سلسلے شاذلیہ، رفاعیہ وغیر حق پر ہیں یا گمراہ اور اختلاف کا باعث ہیں؟ کیا ان میں سے کسی فرقہ کی طرف اپنی نسبت کرنا جائز ہے؟

جواب:: الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ والہ واصحابہ وبعدُ۔

صوفیوں کے تمام سلسلوں میں بدعت اور مخالفت شریعت بکثرت ہے اس لئے ان سے بچنا ضروری ہے

☆☆☆

فتویٰ (۲۶۱۲)

"صاحب زمان" کا مطلب

سوال:: تصوف کی طرف منسوب لوگ کہتے ہیں: فلاں "صاحب زمان" ہے اور فلاں "اہل تعریف" میں سے ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ اس قسم کا عقیدہ رکھنے والے کا کیا حکم ہے؟ اگر کسی شخص کے متعلق (یقین کے ساتھ) معلوم ہو کہ وہ اس قسم کا عقیدہ رکھتا ہے تو کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب:: الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ والہ واصحابہ وبعدُ۔

"صاحب زمان" کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ ایک انسان ایسا ہے جس کے ہاتھ میں مخلوقات کے تمام کام ہیں اور وہ ان کے کاموں میں تصرف کرسکتا ہے۔ یعنی انہیں مصیبتوں سے نجات دے سکتا اور مشکلات سے چھڑا سکتا ہے اور جسے چاہے، جو بھلائی چاہے دے سکتا ہے۔ جو شخص اس قسم کا عقیدہ رکھے اس نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور مخلوقات کے معاملات کے انتظام میں اللہ کا شریک بنالیا۔ لہذا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا یا اسے مسلمانوں کا حاکم بنانا یا نماز میں مسلمانوں کا امام بنانا درست نہیں۔ کیونکہ اس نے صریح کفر اور واضح شرک کا ارتکاب کیا ہے۔ بلکہ وہ زمانہ جاہلیت کے مشرکوں سے بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قل من یرزقکم من السماء والارض امن یملك السمع والابصار ومن یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ومن یدبر الامر فسیقولون اللہ فقل افلا تتقون۔ فذلکم اللہ ربکم الحق فماذا بعد الحق الا الضلل فانیّٰ تصرفون۔ (یونس ۱۰/۳۱،۳۳)

"کہہ دیجئے (یعنی ان سے پوچھئے) کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ یا کون ہے جو کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے؟ اور بے جان سے جاندار کو اور جاندار سے بے جان کو کون نکالتا ہے؟ اور کون کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ وہ کہیں گے اللہ (ہی سب کام کرتا ہے) کہئے پھر کیا تم اس سے ڈرتے نہیں ہو؟ یہ ہے اللہ، تمہارا سچا مالک۔ تو حق کے بعد گمراہی کے علاوہ اور کیا رہ جاتا ہے؟ پھر تمہیں کدھر پھیرا جارہا ہے؟

اس کے علاوہ بھی بہت سی آیات میں یہ مضمون بیان ہوا ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2002 میں

شرکت کے خواہشمند احباب سے درخواست

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال چھتیسواں جلسہ سالانہ یوکے مورخہ 26-27-28 کی تاریخوں میں اسلام آباد ٹلفورڈ لندن میں منعقد ہورہا ہے۔ اس میں شرکت کے خواہشمند احباب و خواتین اپنے کوائف Letter of Identity کے مطابق مکمل کر کے مکرم صدر صاحب / امیر صاحب / امیر صاحب صوبائی کے توسط سے اپنی درخواست دفتر امور خارجہ کو 28-5-02 تک بھجوادیں تا انہیں حصول ویزہ کیلئے دعوت نامے (Sponsorship) بھجوائے جاسکیں۔ Letter of Identity کے نمونے اور ضروری ہدایات امراء صاحبان صوبہ جات جماعتہائے احمدیہ بھارت بذریعہ ڈاک بھجوائے جاچکے ہیں۔ اس جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیشنل ناظر برائے امور خارجہ)

جموں ریجن کے پونچھ و راجوری اضلاع کے سالانہ جلسے

☆...... انشاء اللہ تعالیٰ ضلع پونچھ کا سالانہ جلسہ مورخہ 19 اور 20 مئی کو اور ضلع راجوری کا مورخہ 25 مئی کو دہری ریلوٹ کے مقام پر منعقد ہورہا ہے۔ جموں ریجن کے تمام احمدی احباب و خواتین سے ان جلسوں میں نومبائعین اور زیر تبلیغ احباب کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی درخواست ہے۔

☆...... رہائش اور خورونوش کا انتظام جماعت کی طرف سے ہوگا۔

☆...... رابطہ و معلومات کے لئے پونچھ مشن میں فون نمبر 01965-21065 اور راجوری میں فون نمبر 01962-61366 قادیان میں فون نمبر 01872-22763-20407 کا استعمال کریں۔

☆...... ان جلسوں کے لئے چندہ کی وصولی کے تعلق میں نمائندگان سے بھرپور تعاون فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)